

- مسلم ممالک میں اسٹبلشمنٹ کا کردار
- پاک ۔ افغان، امن و امان کا مختصر تقابلی جائزہ
- وزیر اقتصاد تحریک طالبان پاکستان محترم بلال فاروقی صاحب کا انٹرویو
- حالات زندگی شانی بھائی رحمہ اللہ

UMAR MEDIA

طالبان

17
مجلہ تحریک طالبان پاکستان
ذی الحجہ ۱۴۴۴ ھ ق بمطابق جون ۲۰۲۳ ء



وفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسرِ میدان مگر جھکی تو نہیں

شانی بھائی رحمہ اللہ

فہرست

1 اداریہ

2 تذکرہ رفگان (حالات زندگی شانی بھائی رحمہ اللہ) ڈاکٹر احمد کشمیری

3 تذکرہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ! سعد احمد

4 وزیر اقتصاد تحریک طالبان پاکستان، محترم بلال فاروقی صاحب کے ساتھ خصوصی انٹریو

5 پاک۔افغان، امن و امان کا مختصر تقابلی جائزہ مولانا خالد قریشی

6 مسلم ممالک میں اسٹبلیشمنٹ کا کردار نوید الحسن یوسفزئی

7 پاکستان اور خط کا توازن مولانا سلیم حقانی

8 امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی سوانح حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب "د سپین کاروان سرلاری" کا اردو ترجمہ "رہنمائے قافلۂ حق" قسط (2)

9 مظلوموں کی فریاد مفتی طارق محمود (رکن رہبری شوریٰ و اعلامی کمیشن تحریک طالبان پاکستان) کی قیدیوں کے حوالے سے لکھی گئی کتاب

10 اذنِ امام، اولو الامر، بغاوت اور شہید قسط (2) مولانا عبد الحکیم

11 طالبان آئیں گے! عبد اللہ مجاہد

12 جرنیلوں کی رسہ کشی بیچاری عوام کہاں جائے؟ ابو دجانہ

13 کاروانِ عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سپاہی، زمیلنہ، جنوبی وزیرستان کے واقعے کی داستان سیف اللہ خراسانی

14 مستقبل سے مایوس پاکستانی جوان ڈاکٹر انس

کارروائیوں کی ماہانہ رپورٹ (انفوگرافیک)

جون کے مہینے میں کی گئی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

بولتی تصویریں



اداریہ

ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا
ہم نے تم کو اگر خوں رلایا نہیں

خیبر ہو یا بلوچستان، سندھ ہو یا پنجاب، ناپاک فوج کے بڑھتے ہوئے مظالم میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ڈرون حملے، جعلی پولیس مقابلے، جبری گمشدگیاں، قتل ناحق، چھاپے اور چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرنا اور خواتین کی عزت لوٹنا اس ملک کے سیکیورٹی اداروں کا وطیرہ بن چکا ہے۔

قبائل کے غیور عوام کو ان کی اسلام پسندی اور غیرت مندی کی سزا دینے کے لیے ابھی حال ہی میں ڈرون حملوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس ملک پر قابض سیاسی اور فوجی ٹولے کی کرپشن کی وجہ سے جب بھی ملکی معیشت ڈوبنے لگتی ہے یا حکمرانوں کی عیاشیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر کم ہونے لگتے ہیں تو انگریزوں کا غلام یہ فوجی اور سیاسی طبقہ ڈالرز کی سود میں ملوث امداد کے عوض مسلمانوں کے خون کا سودا کرتا ہے اور نام نہاد دہشت گردی کے نام پر معصوم مسلمانوں کا خون بہا کر اور ان پر ظالمانہ بمباریاں کر کے بیرونی دنیا کو یہ باور کرواتا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف ایک بڑی جنگ کی لپیٹ میں ہے۔ چنانچہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے طور پر وقتی طور پر چند ٹکے وصول کر لیتا ہے۔

گزشتہ دو دہائیوں سے پاکستان بیرونی امداد پر چل رہا ہے۔ حال ہی میں ہونے والے ڈرون حملوں میں قبائل کے معصوم پھول جیسے بچے ہی شہید ہوئے ہیں جو پاکستانی حکمرانوں کی نظر میں بہت بڑے دہشت گرد تھے۔ اس کے علاوہ علماء حق کے گرد گھیر اتنگ کرنا، انہیں حق گوئی سے باز رکھنا اور انہیں خاموش رہنے پر مجبور کر دینا اس ناپاک فوج کی پرانی حکمت عملی ہے۔ جو علماء حق گوئی سے باز نہ آئیں انہیں چوکوں چوراہوں پر بے دردی سے شہید کروا دینا، یا لاپتہ کر دینا ملکی ایجنسیوں کی پرانی پالیسی ہے۔

ابھی چند روز قبل عالم ربانی حضرت مولانا عبد العزیز غازی حفظہ اللہ کو قاتلانہ حملے میں شہید کرنے کی کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ ان کی اہلیہ ام حسان صاحبہ نے پاکستان کے مجاہدین سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس حملے کا بھرپور جواب دیں اور ملکی سیکیورٹی اداروں کی اس مذموم حرکت پر انہیں سبق سکھائیں۔

الحمد للہ، پاکستان کے مجاہدین پوری طرح بیدار ہیں اور حالات پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ بہت جلد اس ملک پر قابض ظالم فوج اور اس کے سیکیورٹی اداروں سے ایک ایک ظلم کا حساب لیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔



تذکرۂ رفتگان

حالات زندگی شانی بھائی رحمہ اللہ

از ڈاکٹر احمد کشمیری

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے، چمن میں دیدہ ور پیدا

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا اقبال، جو حکومتی کاغذات میں بالا اور مجاہدین میں ذیشان اور شانی بھائی کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے ہی علاقے میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور قرآن مجید حفظ کرنے بیٹھے تھے کہ جہاد کے حقیقی جذبے سے سرشار ہوئے۔ راہ جہاد میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی سختیاں بھی برداشت کیں کہ کام کرو اور دیہاڑی مزدوری اور ڈرائیونگ کا کام کیا بھی، مگر آخر کار مجاہد ہی ثابت ہوئے۔

اولاً آپ قاری ظاہر رحمہ اللہ سکنہ مظفر آباد کے ساتھ منسلک ہوئے اور روافض کیخلاف برسرپیکار رہے۔ ان کا گروپ ضلع ڈی آئی خان میں ایسے اثر و رسوخ رکھتا تھا کہ ایس ایچ اوز کو سر کے بدلے ان کے مطالبات ماننے پڑتے تھے۔ اس سے قبل آپ جس مسئول (استاد علی رحمہ اللہ) کے ماتحت تھے، ان کا تعلق پہلے جیش سے تھا مگر بعد میں کچھ حقائق سامنے آنے پر وہ امجد فاروقی رحمہ اللہ کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ استاد علی ۲۰۱۵ میں شہید ہوگئے اور اس سے قبل وہ وصیت کر کے شانی بھائی کو ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور جہادی امور کو نزاکت سے دیکھنے کی وجہ سے اپنے گروپ کا اپنے بعد امیر بنا چکے تھے، ایسا ہی ہوا اور گلشن آباد رہا۔ ۲۰۲۰ء میں آپ تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ ایک گروپ لیڈر کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔

شانی بھائی رحمہ اللہ نے خیبر پختونخوا، پنجاب اور امارت اسلامیہ کی نصرت میں افغانستان کے مختلف محاذوں پر جہادی جوہر دکھائے۔ جب گروپ کا امیر ہونے کے بعد آپ کی شہرت ہوئی تو آپ پر صوبہ پکتیکا کے ضلع گومل کے سرحدی علاقے میں امریکی ڈرون حملہ بھی ہوا جس میں آپ زخمی ہوگئے۔

۲۰۱۷ء میں آپ کا نکاح دینی علوم کی طالبعلم ایک مجاہدہ سے ہوا جنہوں نے آپ کے ساتھ ملکر کئی ٹارگٹڈ حملوں کو کامیاب بنایا۔ اس مجاہدہ نے ایک طرف شانی بھائی کے ساتھ انتہائی مشکل وقت گزارا اور دوسری طرف کراچی سے آتے ہوئے راستے میں گرفتار ہوگئیں، انتہائی تشدد سہا اور بالآخر شانی بھائی کی خداداد جہادی صلاحیتوں کا کمال تھا کہ ایک ثالث کے ذریعے خود کو مشکل میں ڈال کر انہیں رہا کر وا کر وفادار خاوند ہونے کا ثبوت دیا۔ وہ بھی کوئی عام بیوی نہیں تھی بلکہ کسی بھی صورت میں اپنے خاوند کی ایک فدائی باڈی گارڈ تھی۔

شانی بھائی رحمہ اللہ کا ایک بھائی شہید ہوا، ایک لاپتہ رہا اور اس کے ساتھ ساتھ فوج نے آپ کے کئی رشتہ داروں اور دیگر جاننے والوں کو اس پاداش میں صعوبتوں میں ڈالے رکھا کہ تم لوگ شانی کو پناہ دیتے ہو۔

شانی بھائی رحمہ اللہ بہت اچھے اور بہترین جہادی صفات کے مالک تھے۔ وہ صحابہ کے سچے عاشق، ظالم کا صحیح طریقے سے ہاتھ روکنے والے، مظلوم پشتونوں اور بلوچوں کے غمخوار اور پاکستان میں نفاذ شریعت کے متمنی مجاہد تھے۔ بالآخر مئی ۲۰۲۳ء میں ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈی ایس پی پر حملے کے دوران ایک اور ساتھی کے ساتھ شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔

وفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسرِ میدان مگر جھکی نہیں

یہ چند سطور ان کی زندگی کا بہت ہی کم حصہ بیان کر سکے، مضمون کو طوالت سے بچانے کیلئے اختصار سے کام لیا گیا۔

تذکرۂ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

سعد احمد

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آزاد کردہ غلام متبنیٰ "حضرت زید بن حارثہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے۔ ان کی ماں کی کنیت "ام ایمن" اور نام "برکہ" تھا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب "محبوب رسول" ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس سال کے لگ بھگ تھی مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو اس لشکر کا سپہ سالار بنایا تھا جو رومیوں سے جنگ کے لئے جارہا تھا اور جس لشکر میں تمام بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے لیکن حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کی وجہ سے یہ لشکر واپس آگیا مگر پھر امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ اس لشکر کو بھیجا جو فتح یاب ہو کر آیا۔ چونکہ یہ "محبوب رسول" تھے اسی لئے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا بے حد اکرام و احترام فرماتے تھے۔ جب آپ نے اپنے دور خلافت میں مجاہدین کی تنخواہیں مقرر فرمائیں تو ان کی تنخواہ ساڑھے تین ہزار درہم مقرر فرمائی اور اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنخواہ صرف تین ہزار درہم مقرر فرمائی۔ صاحبزادے نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں مقرر فرمائی جبکہ وہ کسی جہاد میں بھی مجھ سے آگے نہیں رہے؟ اس کے جواب میں امیر المؤمنین نے فرمایا: اس لئے کہ اُسامہ کے باپ "زید" "تمہارے باپ" "عمر" سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے محبوب تھے اور "اسامہ" "تم سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو اس وقت مسلمان مختلف شدائد و مصائب کا شکار تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کی پیدائش کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ نتیجتاً تمام مسلمان ان کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بہت محبت تھی۔ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت جوان ہوئے۔ بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک ران مبارک پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور دوسری ران مبارک پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیتے تھے۔ اور دعا فرماتے تھے کہ...

یا اللہ! یہ دونوں بچے مجھے بہت محبوب ہیں تو انہیں اپنا محبوب بنالے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راہ خدا میں جہاد کا بہت شوق تھا۔ مگر کم عمری کی وجہ سے ان کو غزوۂ احد میں شرکت کی اجازت نہیں ملی۔ پھر غزوۂ حنین کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اپنے آپ کو بڑے قد کا دکھانا چاہ رہے ہیں تا کہ انہیں جہاد میں شرکت کی اجازت مل جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کو جہاد میں شرکت کی اجازت دے دی۔ اس وقت ان کی عمر صرف پندرہ سال تھی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میں اعلیٰ قسم کی جنگی مہارت اور قائدانہ صلاحیتیں پائی جاتی تھیں اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں اپنے شہید ہونے والے ساتھیوں کا بدلہ لینے کے لیے رومیوں کے خلاف جو لشکر بھیجا اس کا سپہ سالار اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا جبکہ اس لشکر میں بڑے بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفور محبت میں آپؓ سے مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار مسکرا کر فرمایا کہ اگر یہ بیٹی ہوتی تو میں اس کو خوب زیور پہناتا اور بناؤ سنگھار کرتا۔ آنحضور ﷺ آپؓ کو تحائف بھی دیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک مشرک نے ایک بیش قیمت حلّہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا، البتہ قیمتاً لے لوں گا۔ چنانچہ پچاس دینار میں خرید لیا۔ اُسے ایک مرتبہ پہنا اور پھر اسامہؓ کو دیدیا۔ اسی طرح ایک دفعہ دِحیہ کلبیؓ نے کتان کا کپڑا حضورؐ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کیا جو آپؐ نے اسامہؓ کو دیدیا۔

حضرت اسامہؓ بہت شدت سے پابندی سنّت کا خیال رکھنے والے تھے۔ بہت سے کبار صحابہؓ بھی حضرت اسامہؓ سے دینی مسائل کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ آپؓ نے ۱۲۸/روایات بیان کی ہیں۔ آپؓ کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔



وزیر اقتصاد تحریک طالبان پاکستان، محترم بلال فاروقی صاحب کے ساتھ خصوصی انٹریو

سلسلہ انٹرویوز میں اس بار تحریک طالبان پاکستان کے وزیر برائے اقتصاد محترم کمانڈر بلال فاروقی صاحب کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: محترم فاروقی صاحب! سب سے پہلے مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے اپنا مختصر تعارف کروائیں۔

بلال فاروقی: میرا نام بلال فاروقی ہے اور ضلع بنوں کا رہنے والا ہوں۔ فی الحال تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کا رکن ہوں اور وزارت اقتصاد کا مسئول بھی ہوں۔ اس کے علاوہ گروپ لیڈر/دلگئی مشر بھی ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کے شعبے کا طریقۂ کار اور نظم کیا ہے؟

بلال فاروقی: ہمارے کام کا طریقۂ کار یہ ہے کہ سب سے اوپر وزیر اقتصاد ہے، اس کے ماتحت ولایت/ڈویژن کی سطح پر رؤسا اور اس کے ماتحت تحصیل کی سطح کے مسئولین/مدیران ہوتے ہیں۔ کسی بھی مدیرِ تحصیل یا رئیس ولایت کے ہاتھ جب مال آتا ہے تو وہ رئیس ولایت لائحے کے مطابق مال وزیر کے حوالے کرتا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: مالیات کا شعبہ اہم ہوا کرتا ہے، تحریک طالبان پاکستان کیلئے اس کی اہمیت کتنی ہے؟

بلال فاروقی: ہر نظام کیلئے بعض امور ایسے ہوتے ہیں جو وجوب کے درجے میں ہوتے ہیں، یعنی اس کے بغیر نظام باقی نہیں رہ سکتا۔ اس میں سے ایک مالیاتی سسٹم بھی ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ تحریک طالبان پاکستان ایک وسیع نظام ہے، اس میں اقتصاد یا معیشت کی بنیادی اہمیت سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے؟۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟

بلال فاروقی: ہمارا ذریعۂ آمدنی ہمارے غیر تمند مسلمان بھائیوں کا تعاون ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کے بڑے اور اہم مصارف کیا ہیں؟

بلال فاروقی: چونکہ تحریک طالبان پاکستان ایک عسکری جماعت ہے تو زیادہ مال عسکریت میں ہی لگتا ہے۔ اس کے علاوہ قیادت تحریک کے مرکزی شعبوں، وزارتوں اور ولایات کو سہم دیتی ہے، یہ ہمارے اہم مصارف ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ بحیثیت وزیر اقتصاد کس کو جوابدہ ہیں؟

بلال فاروقی: میں تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کو جوابدہ ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ کا کام ایسا ہے کہ ساتھیوں کو گلے شکوے ضرور ہوتے ہوں گے، انہیں کیا کہنا چاہیں گے؟

بلال فاروقی: جہاد صبر و استقامت، مصائب و مشکلات کا راستہ ہے تو مجاہدین کو صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

ٹیم مجلہ طالبان: ہماری معلومات کے مطابق ماتحت مجاہدین خود ہی چندہ وغیرہ کر کے اپنی مالی ضروریات پوری کرتے ہیں، کیا یہ آپ کا ہی فرض نہیں ہے؟

بلال فاروقی: چندہ کرنا ایک مسنون و مشروع اور معقول عمل ہے، ہمارے کئی گروپس/دلگئی اور مسئولینِ شعبہ جات اپنی مسئولیت کے مطابق چندے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لائحے کے مطابق جتنی ذمہ داری ہماری بنتی ہے تو ہم ان کا سہم دیتے ہیں۔

ٹیم مجلہ طالبان: اگر مالی مشکلات ہوں تو اس کے حل کیلئے آپ کیا اقدامات کرتے ہیں؟

بلال فاروقی: کیا کرتے ہیں، بس کوششیں مزید بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعائیں کرتے ہیں۔ اکثر شعبوں کے مسئولین کو امر کرتے ہیں کہ وہ عبادات میں اضافہ کریں اور اللہ کے حضور دعائیں کریں تاکہ ہمارے مسائل حل ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: اپنے ساتھیوں اور عام پاکستانیوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

بلال فاروقی: اپنے مجاہدین ساتھیوں کو تو یہ پیغام ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے لوائح کی پاسداری کرتے ہوئے اجتماعی فعالیت کریں کیونکہ جہاد اطاعت کا نام ہے۔

عام پاکستانی بھائیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ مجاہدین کے ساتھ خصوصی طور پر مالی تعاون کریں، اور یہ آپ کا دینی و اخلاقی فریضہ بھی ہے۔



پاک - افغان، امن و امان کا مختصر تقابلی جائزہ

مولانا خالد قریشی

ایک طرف ہمارا عقیدوی و نظریاتی مسئلہ ہے کہ امن و امان صرف اور صرف دین اسلام کے نفاذ میں ہے۔ دوسری بات ہمارے حالیہ مشاہدات کی ہے اور تیسری بات موجودہ سیاست کے حوالے سے ہے۔ ان تینوں پہلوؤں پر پاکستان اور افغانستان کے تمام نہیں بلکہ صرف امن و امان کی صورتحال کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو اس پر مفصل بحث ہو سکتی ہے مگر یہاں صرف قارئین کی توجہ دلانا مقصود ہے تو مختصر تبصرہ ہوگا۔ امید ہے کہ آپ سمجھ جائیں گے۔

ہم اپنے عقیدے اور نظریے کے حوالے سے بات کریں تو آج افغانستان ایک اسلامی ریاست ہے اور وہاں باصطلاحِ عام صرف ایک ہی حقیقی اسلامی پارٹی حاکم ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اب بھی مختلف صورتوں میں وہاں نفاذ اسلام کے حوالے سے کوششیں جاری ہیں جس کا پایہ تکمیل تک پہنچنا ابھی باقی ہے، جب ہم یہ مانیں گے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہاں بچی کچی خامیاں اسی وجہ سے ہوں گی۔ اعداد و شمار دیکھیں تو وہ افغانستان جہاں روزانہ کی بنیاد پر دو سو سے تین سو تک جنگی اموات ہوتیں، ایک زون کے لوگ دوسرے زون نہیں جاتے تھے، شہر سے گاؤں کا سفر طے کرنا کسی کرامت سے کم نہ تھا اور ایک قوم کے لوگ دوسری قوم کی طرف آمد و رفت نہیں کرتے تھے۔ آج قندہار و زابل کے لوگ کنڑ و ننگرہار اور کنڑ کے لوگ بلخ و ہرات عید منانے جاتے ہیں۔ اموات کی شرح میں قابل توجہ کمی آئی ہے۔ چوری ڈکیتی جیسے واقعات میں اسی فیصد سے زیادہ کمی آئی ہے۔ امید ہے کہ جیسے جیسے نظام کامل ہوتا جائے گا یہ مسائل حل ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اب اسی نظر سے پاکستان کو دیکھ لیں، جو کہنے کو تو ایک اسلامی ملک ہے بلکہ ہونا بھی چاہئے تھا مگر افسوس صد افسوس کہ یہاں اسلام تو کیا، جمہوریت بھی نہیں بلکہ ظلم کا قانون چلتا ہے جو فوجی بدمعاشوں کا بنایا ہوا ہے۔ تو آپ نتائج بھی دیکھ لیں

۔ ملک ایک طرف تحریک طالبان پاکستان کے جائز فعالیت کی زد میں ہے اور روزانہ کی بنیاد پر مسلح و سیاسی جدوجہد کر رہی ہے۔ دوسری طرف قومی مسلح و غیر مسلح تنظیمیں ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر اپنی ہی جمہوری پارٹیاں بھی اٹھ کھڑی ہو گئی ہیں اور فوج پر لعن طعن کر رہی ہیں۔ یہ تو ہوگا... جب آپ نہ ہی اسلام نافذ کریں گے، نہ قوموں کو حقوق دیں گے اور نہ ہی کسی کو جمہوری حق ملے گا۔ جیسے جیسے طاقتور طبقے سرخم ہوتے رہیں گے ویسے ویسے ان کے مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے۔ ورنہ ایسا ہی چلے گا کہ ہر مہینے مسلح تنظیمیں ساٹھ ستر حملے کریں گی۔ احتجاج اور دھرنے ہوں گے اور حکمرانوں اور اسٹبلیشمنٹ کی مخالفت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جہاں اسلامی نظام نہیں ہوگا وہاں مسائل پر مسائل جنم لیتے رہیں گے۔

مشاہدے کی بات کریں تو آپ قبائل و کے پی کے اور پاکستان کے دیگر علاقوں کا دورہ کریں۔ آپ کو بے چینی ہی بے چینی ملے گی۔ ٹی ٹی پی کا مسئلہ، معاشی مسائل اور ان جیسے دسیوں دیگر کئی مسائل کا سن سن کر آپ کے کان تھک جائیں گے۔ اور، ایک چکر افغانستان کا بھی لگا آئیں، وہاں آپ کو ایک مسئلہ سننے کو ملے گا جو کہ معاشی مسئلہ ہے، اس کے علاوہ چھوٹے موٹے مسائل ہی سن پائیں گے۔ میرے ایک دوست نے کراچی سے رابطہ کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ یہاں ٹیکس، بھتہ خوری اور چوری ڈکیتی سے تاجر اتنے پریشان ہیں کہ افغان تاجروں کی باتیں سن کر کہتے ہیں کہ کاش یہاں بھی طالبان کی حکومت آجائے۔ وماذا لک علی اللہ بعزیز۔

تیسری اور آخری بات سیاسی عمل کی ہے۔ یقین کریں پاکستان میں سیاست کے نام سے لوگوں کو اتنی نفرت ہو چکی ہے کہ بس... یہ حقیقت ہے کہ سیاست بذات خود مثبت اور بہتر عمل ہے مگر جو سیاست پاکستان میں ہو رہی ہے

وہ دراصل ہے ہی قابل نفرت کیونکہ وہ سیاست ہے ہی نہیں بلکہ مفاد پرستی کی انتہا ہے۔ آپ نے پچھلے ماہ ایک خبر پڑھی ہو گی کہ افغانستان کے وزیر اعظم ملا حسن اخوند کی طبعیت ناساز ہونے پر امیر المؤمنین کے امر پر مولوی عبد الکبیر کو عبوری وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے جو ان کی طبعیت ٹھیک ہونے تک امور سنبھالیں گے۔ نہ کوئی چہ مہ گوئیاں، نہ احتجاج، نہ دھرنے، نہ انتخابات کے چونچلے اور اس پر ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بیان دیا کہ ہمارے لیے ایک عام سی بات ہے کہ ایک امر پر گورنر، وزیر اور دیگر مسؤلین کو تبدیل کر دیا جائے۔ بالمقابل پاکستان کے حالات بھی دیکھ لیں کہ ایک وزیر اعظم کی ان کی اصطلاح میں قانونی گرفتاری پر کیا کچھ ہوا؟ اور کیا کوئی کسی گورنر یا وزیر کو ایک ہی خط بھیج کر ہٹا سکتا ہے؟ تماشہ ہو جائے گا تماشہ۔

انٹرنیشنل میڈیا کے مطابق پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں میں ستر فیصد سے زیادہ اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ اسی طرح قومی مسلح تنظیمیں بھی پہلے سے زیادہ سرگرم ہیں اور سیاسی ہلچل نے بھی ہلاکت خیز رخ اختیار کر لیا ہے۔ تو جب آپ نہ قانون کو صحیح طریقے پر چلائیں گے، نہ قوموں کو حقوق دیں گے اور نہ صحیح سیاست کریں گے تو کوئی آپ شاباش تو نہیں دے گا بلکہ یہی کچھ اور اس سے زیادہ دیکھنے جو ملے گا جواب نظر آ رہا ہے۔

یہ بات نوٹ کے طور پر یاد رکھیں کہ تحریک طالبان پاکستان کی جدوجہد شرعی جدوجہد ہے اور رہے گی۔ ان شاء اللہ۔ اس پر درجنوں دلائل موجود ہیں۔ یہاں اس کو ایک مسئلہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب ملک کے بااختیار لوگ یہاں اسلامی نظام نہیں لا رہے تو ظاہری بات ہے کہ اسلام پسند اس کیلئے جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اپنا مطالبہ منوانے کی پوری کوشش کریں گے۔ جیسا کہ اگر یہاں اسلامی نظام ہوتا تو تحریک طالبان پاکستان کے پاس لڑنے کا کیا جواز ہوتا؟۔

یہ چند سطور اتنے بڑے موضوع کیلئے شاید کافی نہ ہوں مگر اسلئے کافی ہوں گی کہ ہم اسلام کے دعویدار ہونے کے باوجود ایک غریب اسلامی ملک کے مقابلے میں کہاں کھڑے ہیں؟۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پاکستان میں بھی اسلامی نظام نافذ کرے اور اس میں ہماری جان، مال اور کوششیں صرف ہوں۔ آمین۔

"اے ابراہیم! تو ہماری راہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دے"۔

ذرا تصور کیجیئے!

یہ سخت ترین آزمائش حضرت ابراہیمؑ کے لئے تھی، یہ بھی کوئی معمولی امتحان نہ تھا، سخت آزمائش کا مرحلہ تھا۔

لیکن قربان جایئے!

بڑھاپے اور پیرانہ سالی کی تمناؤں کا مرکز، راتوں اور دنوں کی دعاؤں کا ثمر، قلب و نظر کا چراغ، سیّدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام پر جو حکم الٰہی کی تعمیل میں قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

چوں کہ اس امتحان و آزمائش میں حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شریک تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی اپنے والد کی طرح اطاعت الٰہی کے پابند تھے۔

فوراً ہی سر تسلیم خم کر دیا اور کہا:

اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

باپ بیٹے کی ایسی اطاعت و فرمانبرداری اور ایثار و قربانی...

یقیناً چشم فلک نے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا ہو گا۔


مجله تحریک طالبان پاکستان ذی الحجه 1444ھ ق
شماره 17

مسلم ممالک میں اسٹیبلشمنٹ کا کردار

نوید الحسن یوسفزئی

کسی ملک میں اسٹیبلشمنٹ کا کردار بہت اہم ہوتا ہے، ہر ملک کی فوجی اسٹیبلشمنٹ اس ملک کا حصار ہوتی ہے بشرطیکہ وہ کسی بیرونی دباؤ میں نہ ہو۔ ایماں فروش ضمیر فروش نہ ہو، عیش و عشرت کے شائق نہ ہو، اقتدار کی بھوکی نہ ہو، مگر بدقسمتی سے مسلم دنیا کے کئی ملکوں کی فوجی اسٹیبلشمنٹ ان ملکوں کا حصار نہیں بلکہ ان کا محاصرہ ہے۔ ان کا نظریاتی محاصرہ، ان کا سیاسی محاصرہ، ان کا تہذیبی محاصرہ، ان کا تاریخی محاصرہ، ان کا معاشی محاصرہ، ان کا سماجی محاصرہ اور ان کا نفسیاتی محاصرہ۔

کمال اتاترک ترکی کی جنگ آزادی کا ہیرو تھا۔ اسی لیے اسے "اتاترک" یعنی "ترکوں کا باپ" کہا جاتا ہے مگر وہ فوج کی طاقت کی بنیاد پر ترکوں کا خدا بن بیٹھا۔ اس نے قرآن کی تعلیم و تدریس پر پابندی لگادی، اس کے دباؤ پر عربی میں اذان متروک ہوگئی۔ اس نے مدارس کو تالے لگوادیئے۔ ڈاڑھی اور پردے پر پابندی لگادی۔ اس نے صوفیوں کی خانقاہیں بند کروادیں، ترکی زبان کا عربی رسم الخط ترک کرایا گیا اور اسے رومن میں لکھا جانے لگا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ہے ترکی "کمال ازم" کے اثر سے آزاد نہیں ہوسکا ہے۔ عدنان میندریس ترکی کے مقبول عوام سیاسی رہنما تھے مگر ان کا جھکاؤ مذہب کی طرف تھا اس لئے ترک فوج نے ان کے خلاف بغاوت کرکے ان کو پھانسی دے دی۔ نجم الدین اربکان ایک کلین شیو مسلم رہنما تھے مگر ان کا بھی تھوڑا بہت جھکاؤ اسلام کی طرف تھا اس لئے ترکی کی فوج نے ان کی حکومت کو ایک سال سے زیادہ نہ چلنے دیا۔ رجب طیب اردوان نجم الدین اربکان کے شاگرد تھے اگرچہ طیب اردوان نجم الدین اربکان کی طرح "انقلابی" نہیں تھے، انہوں نے ترکی کے سیکولر آئین کو تسلیم کیا ہوا تھا۔

انہیں ترکی میں جسم فروشی کے اڈوں، جوئے خانوں اور شراب خانوں پر اعتراض نہیں تھا۔ وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات کے بھی خلاف نہ تھے مگر پھر بھی نسبتاً اسلامی ہی سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے ایک سیاسی جلسے میں مسجد پر ایک خوبصورت نظم پڑھی تھی اور اس کی سزا بھگتی تھی۔ چناں چہ ترکی فوج نے ان کے خلاف بغاوت کردی۔ طیب اردوان اس وقت ملک سے باہر تھے، فوج کے لیے یہ ایک اچھا موقع تھا مگر طیب اردوان نے ہار نہ مانی۔ انہوں نے بیرون ملک سے قوم کو آواز دی، ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے، وہ فوجی ٹینکوں کے آگے لیٹ گئے، انہوں نے گولیاں برساتے ہوئے گن شپ ہیلی کاپٹروں کی پروانہ کی۔ دوسری طرف ترکی فوج زیادہ تجربہ کار بھی نہیں تھی وہ سیاسی لوگوں یا اردوان کے حامی لوگوں سے "پریس کانفرنسز" کروانے میں ناکام رہی اور یوں طیب اردوان نے عوامی مزاحمت کے ذریعے فوجی بغاوت کو ناکام بنادیا۔ سی این این پر امریکی سی آئی اے کا ایک ریٹائرڈ افسر بیٹھا ہوا طیب اردوان کے خلاف زہر اگل رہا تھا کہ اردوان کے خلاف فوجی بغاوت بالکل ٹھیک ہے۔

مصر میں ناصر کا دور ہو یا سادات کا، حسنی مبارک کا زمانہ ہو یا جنرل سیسی کا، فوج نے کبھی اخوان المسلمون کو سر نہیں اٹھانے دیا۔ ناصر نے اخوان کو کچلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ سادات نے بھی اخوان کو کبھی عوامی اُبھار کا مظاہرہ نہ کرنے دیا۔ حسنی مبارک بھی اخوان کی گردن پر پاؤں رکھے کھڑا رہا، مصر کی فوجی اسٹیبلشمنٹ نے سید قطب کو پھانسی دے کر ان کی فکر کو کچلنے کی سازش کی۔ سید قطب کا جرم یہ تھا کہ وہ قومی اور بین الاقوامی زندگی میں اسلام کو سربلند دیکھنا چاہتے تھے۔ صدر مرسی عوام کی بھرپور تائید سے مصر کے صدر منتخب ہوئے، مگر مصر کی سیکولر فوج نے امریکا کی مکمل پشت پناہی سے ان کے خلاف سازش کی اور اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ اخوان نے ملک کے طول و عرض میں فوج کی مزاحمت کی تو فوج نے چند روز میں ساڑھے سات ہزار اخوانی مار ڈالے۔ دس ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوئے اور ۲۰ ہزار سے زیادہ لوگوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔ شہید ہونے والے اکثر اخوانیوں کو سر اور سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں۔ اس سلسلے میں امریکا کی منافقت کا یہ عالم تھا کہ اس نے جنرل سیسی کے مارشل لاء کو مارشل لاء بھی قرار نہ دیا کیوں کہ اس صورت میں امریکا مصر کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے پر مجبور ہوجاتا۔

۱۹۹۰ء کی دہائی کے اوائل میں الجزائر میں عام انتخابات کا پہلا مرحلہ طے ہوا، انتخابات کے پہلے مرحلے میں الجزائر کے اسلامی فرنٹ نے دو تہائی اکثریت حاصل کرلی۔ امکان تھا کہ دوسرے مرحلے میں اسلامی فرنٹ مزید بھاری اکثریت حاصل کرے گا مگر الجزائر کی فوج نے اس کی نوبت ہی نہ آنے دی، اس نے اقتدار پر قبضہ کرلیا اور انتخابات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ملتوی ہوگئے۔ ملک

میں خانہ جنگی شروع ہو گئی جو دس سال میں دس لاکھ باشندوں کو نگل گئی ۔اس طرح الجزائر کی فوجی اسٹیبلشمنٹ نے الجزائر میں اسلام کی بالادستی کی راہ مسدود کر دی۔ انڈونیشیا کی سیاست پر بھی فوج کا پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں کسی فوج کا کوئی کردار نہیں تھا۔ جنرل ایوب نے مارشل لاء تو ۱۹۵۸ء میں لگایا مگر وہ ۱۹۵۴ء سے امریکیوں کے ساتھ خفیہ روابط استوار کیے ہوئے تھے۔ بلاشبہ جرنیلوں نے سیاست دانوں کو ملک تباہ نہیں کرنے دیا کیونکہ وہ خود ملک کو تباہ و برباد کرنا چاہتے تھے تاکہ امریکہ سے ڈالرز بٹور سکے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا مگر جنرل ایوب نے ملک کو سیکولر بنانے کی خوفناک سازش کی۔ سود کو حلال قرار دلوایا۔ ملک پر ایسے عائلی قوانین مسلط کیے جو اسلام کے مخالف تھے۔ قوم کی سیاسی آزادی اور خود مختاری کو امریکا کے ہاتھوں فروخت کیا۔ امریکا کے معاہدوں، سیٹو اور سینٹو پر دستخط کیے۔ پاکستان کے دفاع کو امریکہ کے حوالے کیا۔ بڈھ بیر میں امریکا کو ایک فوجی اڈہ فراہم کیا۔ اس فوجی اڈے سے امریکا سوویت یونین کی جاسوسی کرتا تھا۔ ملک و قوم کو غیر ملکی قرضوں کے نشے کا عادی بنا دیا۔ جی ایچ کیو کو سیاست دان پیدا کرنے والی فیکٹری میں بدل ڈالا۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کے استحصال کی بنیاد رکھی۔ جنرل یحییٰ کے دور میں پاکستان دو ٹکڑے ہوا ۔جنرل نیازی نے اہل بنگال کی توہین کی انتہا کر دی۔ انہوں نے ۱۹۷۱ء کے بحران میں کہا کہ ہم بنگالی عورتوں کا اس بڑے پیمانے پر ریپ کریں گے کہ بنگالیوں کی نسل بدل کر رہ جائے گی۔ جنرل یحییٰ کے دور میں پاکستان کے ۹۰ ہزار سے زیادہ فوجیوں نے بھارت کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ جنرل پرویز مشرف نے اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے پاکستان کو لبرل بنانے کی سازش کی۔ ایک ٹیلی فون کال پر پورا پاکستان امریکا کے حوالے کر دیا۔

یہ راحیل شریف ہی تھا جو اسی فلم میں پردے کے پیچھے والے مہم کردار کا حصہ تھا اور فرعونیت کا حق ادا کر کے اپنا پیارا ملک چھوڑ کر حب الوطنی کا ثبوت دیا۔ یہ باجوہ ہی تھا جس نے امریکہ کے کہنے پر عمران خان کو ہٹایا۔ سیاست سے برأت کا اعلان کیا اور رجیم چینج کا اعتراف بھی کیا۔ وہ بھی یہ سب کچھ پیارے وطن پاکستان کی بقا کی خاطر کرتا رہا اور ریٹائر ہوتے ہی ملک چھوڑ کر چلا گیا جو کہ حب الوطنی کا ثبوت ہے۔

اب بھی حافظ صاحب جو کچھ کر رہا ہے کسی غنڈہ گردی سے کم نہیں لیکن پاکستانی قوم، صحافی حضرات اور نڈر سیاست دان بھی اتنے بے غیرت نہیں کہ خاموش بیٹھ کر تماشائی بنیں بس حافظ کی ملک چھوڑنے کی دیر ہے پھر دیکھنا یہ لوگ حافظ کی بھی ماں بہن ایک کر دیں گے، اس پر غداری اور ملک دشمنی کا فتویٰ لگا کر آنے والے منحوس چیف کو شیخ الحدیث کا لقب دیں گے۔

معزز قارئین! ملکی حالات پر نظر رکھے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا اور انتہائی قریب سے مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ملکی اسٹبلشمنٹ کا مقابلہ کرنا یا ان کو ریاست کے ماتحت رکھنا ممکن نہیں ہے۔ کوئی بھی راستہ ڈھونڈو... ہائی کورٹ، سپریم کورٹ ہو یا جلسے جلوس اور دھرنے وغیرہ ہو سب کچھ ان کے سامنے بے بس ہی نہیں بلکہ بعد میں الٹا پچھتاوا، سیاست چھوڑنا، پارٹی چھوڑنا اور پریس کانفرنس بھی کرنا پڑتا ہے۔ اسٹبلشمنٹ سے نمٹنا صرف مسلح جدوجہد سے ہی ممکن ہے۔ وہ قانون پر پاؤں رکھ کر مسلمانی تو کیا انسانیت کو بھی پاؤں تلے روندتے ہوئے اپنی من مانی کرتے ہیں اور آپ ان کو کورٹس اور اصول کا کہتے ہیں۔

اس وقت اسی فرعونِ عصر سے نمٹنے کیلئے صرف ایک ہی قوت تحریک طالبان پاکستان بر سرِ پیکار ہے، ان کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کی ہر قسم تعاون کر کے اس ناسور سے نجات حاصل کریں۔

وما علینا الا البلاغ۔

کیا ہم پر لازم نہیں کہ ہم متعد ہوں

کیا ہم پر لازم نہیں کہ ہم ہر وقت تیار رہیں

کیا ہم پر لازم نہیں کہ ہم "**وأعدّوا لهم ما استطعتم من قوة**" پر عمل کریں

کیا ہم پر لاز نہیں کہ ہم "**خذوا حذركم**" پر عمل پیرا ہوں



پاکستان اور خط کا توازن

مولانا سلیم حقانی

پاکستان کا کمیونزم کے خاتمے میں مرکزی اور کلیدی کردار تھا اور امریکہ نے پاکستان کو استعمال کیا اور تمام تر وسائل امریکہ نے پاکستان کو میسر کیے۔ لیکن جب اس سے فائدہ اٹھانے کا وقت آیا تو انڈیا پیش پیش ہے۔ جو کمیونسٹوں کا سب سے بڑا حلیف تھا۔ اس وقت بھی دنیا کی بڑی اور موئثر کمیونسٹ پارٹی انڈیا میں ہی ہے۔ ہمیں اب پیچھو مڑ کر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا ۱۹۷۹ء میں امریکہ۔ روس کی اس جنگ میں کودنا پاکستان کے لئے موزوں تھا؟ اگر اس سے کچھ فائدے ہو سکتے تھے تو وہ کیوں نہیں اٹھائے جاسکے؟ اگر یہ موزوں نہیں تھا تو اب اس پالیسی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

بھارت تو امریکہ سے تعلق بڑھا رہا ہے لیکن پاکستان روس کے قریب نہیں آ سکتا ہے کیونکہ روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے میں پاکستان کو روس کبھی بھی نہیں بھول سکتا ہے۔ امریکہ نے اپنے مفادات حاصل کر کے پاکستان کو تن تنہا چھوڑ دیا اور روس کو جب بھی موقع ملے تو وہ اپنے انتقام کی آگ میں پاکستان سے اپنا حساب لے کر رہے گا۔ دوسری طرف بھارت امریکہ کے قریب آ کر خطے پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جبکہ پاکستان روس اور چین کے ساتھ تعلقات بڑھا کر بھارت کے غلبے سے محفوظ رہ سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہو گا کہ پاکستان کھل کر اس کے بلاک میں شامل ہو جائے لیکن پاکستان امریکہ کی ڈر سے یہ بھی نہیں کر سکتا ہے۔

پاکستان اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ سے دنیا کی نظروں میں بے اعتماد ہو گیا ہے اور انڈیا نے موقع سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کو بہت پیچھو چھوڑ دیا ہے۔ یوں انڈیا نے اپنی ساکھ و حیثیت دنیا میں قائم کر دی ہے اور اب دنیا کی چوتھی اقتصادی طاقت ہے۔ انڈیا بیک وقت روس و امریکہ دونوں سے تعلقات استوار رکھ رہا ہے کیونکہ ان کے پاس ایک پالیسی ہے جبکہ پاکستان کے کرپٹ سیاست دان اور وطن عزیز پر قابض اسٹیبلشمنٹ کی غلط پالیسیوں نے پاکستان کو ایک بھکاری اور منافق کے طور پہ پیش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب انڈیا کے دورہ امریکہ بھارت Strategic Partnership (حساس شراکت) سے پاکستان کے لئے یقینا بہت مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں اور خطرات ابھر رہے ہیں۔

معاشرے میں اس وقت جو ابتری، انتشار اور افراتفری دکھائی دے رہی ہے وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ ہے۔ امریکہ و بھارت کا ثقافتی غلبہ بھی ابھر رہا ہے۔ امریکہ بھارت حساس شراکت پاکستان کے استحکام کی صورت میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی، اس لئے اس پس منظر میں بھارت کی طرف امریکہ کی بڑھتی ہوئی دلچسپیاں پاکستان کے لئے پریشان کن اور فکر انگیز ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک ایسی اسلام پسندانہ پالیسی مرتب کریں جس سے پاکستان واقعی ایک اسلامی اسٹیٹ ابھر کر سامنے آئے اور یہ عین ممکن ہے۔

پڑوسی ملک امارت اسلامیہ افغانستان کو سامنے رکھیں کہ انہوں نے کیسی پالیسی اختیار کی کہ اب تک کسی ملک نے تسلیم بھی نہیں کیا ہے لیکن پھر بھی وہ ترقی کر رہا ہے، اس کی کرنسی پاکستان سے تین گنا مضبوط ہے۔ امریکہ بھارت کو Strategic Partners (حساس شراکت دار) کے طور پر جن شعبوں یعنی معیشت، صنعت، تجارت، تعلیم، صحت، سائبر، سیکیورٹی، فوجی استعداد اور ایٹمی صلاحیت میں مضبوط کر رہا ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم ایک تو معیشت، تعلیم اور صحت 'میں ہم کمزور ہو رہے ہیں بلکہ زوال کی طرف جا رہے ہیں۔ امریکہ بھارت کو اقتصادی، علمی اور فوجی اعتبار سے بہت طاقتور کر رہا ہے

اطلاعات سامنے آرہی ہیں کہ انڈیا تقریباً تین ارب ڈالر میں امریکہ سے ۳۰ ایم کیو نائن بی پریڈیٹر مسلح ڈرون خرید نے جارہا ہے۔ جب خطے میں طاقت کا توازن بگڑے گا، تو ملک کمزور ہو گا، تو اس وقت خطے کا نقشہ کیا ہو گا؟۔

پاکستان پر کسی بھی عالمی طاقت کا اعتماد نہیں ہے کیونکہ ماضی کی صورتحال دنیا کے سامنے ہے۔ پہلے تجزیہ کیا جاتا تھا کہ امریکہ خطے میں بھارت کا غلبہ نہیں چاہتا اس لئے کہ وہ پاکستان سے تعاون کرتا ہے۔ اب امریکی انتظامیہ سے امریکہ کا یہ فلسفہ شروع ہوا ہے کہ وہ انڈیا کو ایک ابھرتی ہوئی عالمی طاقت سمجھتا ہے اور وہ اسے وہ تمام گُر سکھانا چاہتا ہے جو ایک ایسی قوت کو آنے چاہئیں، وہ اسے ہر شعبے میں مکمل طور پر طاقتور بنانا چاہتا ہے۔

۲۰۱۲ء میں انڈیا میں امریکہ کی سرمایہ کاری ۲۸ بلین ڈالر رہی ہے۔ ایک لاکھ سے زائد بھارتی طلبہ امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان بیورو آف امیگریشن کی دستاویز کے مطابق ۲۰۱۸ء میں قابل پیشہ ور افراد کی تعداد ۳ لاکھ ۸۲ ہزار تھی اور ۲۰۱۹ء میں ۶ لاکھ ۲۵ ہزار تھی اور ۲۰۲۱ء میں کرونا وباء کے باعث سفری پابندیوں کے نتیجہ میں کمی آئی تو ۲ لاکھ ۸۸ ہزار تعداد تھی لیکن پابندیوں میں نرمی اور خاتمے کے بعد ۲۰۲۲ء میں ۸ لاکھ ۳۲ ہزار سے زائد قابل پیشہ ور افراد بہتر مواقع کے تلاش میں بیرون ملک چلے گئے اور رواں سال ۲۰۲۳ء میں صرف مارچ تک ۱ لاکھ ۲۷ ہزار سے زائد قابل پیشہ ور افراد بہتر مواقع کے تلاش میں ملک چھوڑ گئے۔ ان میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد جیسے ڈاکٹر، انجینئر، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین اور اکاؤنٹنٹ بھی شامل تھے۔

سوال یہ ہے کہ آخر ہم یہاں تک کیسے پہنچے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری پالیسیاں اسلامی قوانین کے خلاف ہیں اور ہم اپنے اختیار میں نہیں ہیں، کونکہ اگر ایک عالمی طاقت ہمیں روپیہ پیسہ دے، سبز باغ دکھائے تو ہم بغیر سوچ وفکر کے اس میں کود پڑتے ہیں اور اس انجام کی ناعاقبت اندیشیاں ہمارے سامنے نہیں ہوتی ہیں۔ بس چند جنرل ازم اس سارے وطن عزیز کو چلاتے ہیں اور ان کی تجوریاں اور جیب بھر جاتے ہیں باقی مملکت خداداد کی بقاو سالمیت کا کوئی غم وفکر نہیں، لہذا اب بھی وقت ہے کہ آئیے یہ وطن عزیز جس کلمہ کی خاطر معرض وجود میں آیا تھا اسے عملی جامہ پہنائیں اور اس وطن عزیز کی بقا، استحکام اور سالمیت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور یہ وطن عزیز اسلام کی بہاروں سے سرسبز وشاداب ہو کر عالمی دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ ہماری پالیسیاں اسلامی قوانین کے خلاف نہ ہوں اور اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے تحریک طالبان پاکستان کا منشور اور لائحہ عمل اور قربانیاں آپ کے سامنے ہیں اور اس کا حقیقی وارث ہے بلکہ اس ظلم وجبر کی اندھیر نگری میں امید کی روشن کرن ہے۔

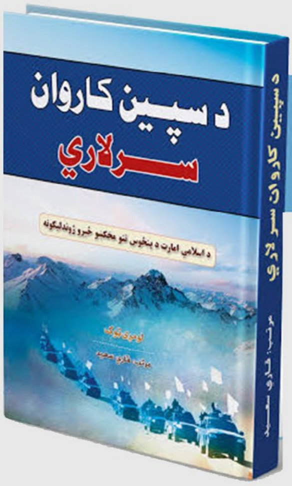
ایک افغان بھائی کا خواب!

مجلہ طالبان کی ٹیم کو ایک افغان بھائی نے پیغام ارسال کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، جس میں انہوں نے مجھے جہاد پاکستان کی ترغیب دی۔
پاکستان بھی فتح ہو گا اور مجاہدین اس کا مزہ ضرور چکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔

میں آپ مجاہدین کیلئے دعا گو ہوں۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَه وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ



امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی قسط (2)

سوانحِ حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب دسپین کاروان سرلاري کا اردو ترجمہ "رہنمائے قافلہ حق"

مترجم: شیخ ابو محمد حماد
فاضل دار العلوم کراچی

جہاد و قتال:

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ابھی اپنی زندگی کی تیسری دہائی میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ فوجی بغاوت کے نتیجے میں افغانستان میں کمیونسٹ دورِ اقتدار شروع ہوا، یہ وہ وقت تھا کہ ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ جیسے بہت سے طلبہ کو علوم دینیہ کی تحصیل کو جاری رکھنا ناممکن دکھائی دیا، کیونکہ وطنِ عزیز کی سطح پر ملحد کمیونسٹوں کا پہلا مقابلہ علماء، طلباء، محصّلین اور راسخ مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ اسی لئے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے ضروری سمجھا کہ اپنی دینی تعلیم کو ادھورا چھوڑے اور اپنی شرعی مسئولیت کو نبھانے کے لئے مدرسے سے محاذِ جنگ کا رخ کرے۔

موصوف نے اپنے جہادی سفر کا آغاز روزگان ولایت کی دہراوو لسوالی سے کیا، اور حرکت انقلابِ اسلامی نامی جہادی تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ مذکورہ ولسوالی میں تھوڑے ہی عرصے میں جہادی سرگرمیوں کے باعث موصوف روزگان ولایت کی سطح پر ایک بہادر جہادی شخصیت کے طور پر ابھرے، اور اس ولایت کے متعدد علاقوں میں کمیونسٹوں کے خلاف جاری جہاد میں بھرپور کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں ملا صاحب رحمہ اللہ کو مجاہدین کے درمیان مزید شہرت ملی۔ اور جب بھی کمیونسٹوں کے خلاف کسی تعارض (حملے) کا پروگرام بنتا تو مختلف گروپس کے مجاہدین کی طرف سے متفقہ کمانڈر موصوف (رحمہ اللہ) ہوتے۔ موصوف ہمیشہ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے، انہی جہادی سرگرمیوں کے دوران موصوف پہلی بار زخمی بھی ہوئے۔ موصوف تین سال کے عرصے تک علاقے کے مجاہدین کے ساتھ مل کر دوبدو کمیونسٹوں کے خلاف برسرِپیکار رہے۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے گروپ کے ساتھی اور بڑے کہا کرتے کہ ملا محمد عمر اخوند اُس وقت (جہاد کی ابتداء میں) اگرچہ نوعمر تھے مگر ہر قسم کی مسئولیت کی ادائیگی کی صلاحیت اور استعداد رکھتے تھے، اور ایک صحتمند نوجوان تھے۔

بعد میں (۱۳۶۲ھ ش بمطابق ۱۹۸۳ء) انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جہادی سرگرمیوں کے نظم و نسق کی غرض سے کندہار ولایت کی میوند ولسوالی تشریف لے گئے اور وہاں تنظیم حرکت انقلاب اسلامی کے مشہور جہادی کمانڈر رفیض اللہ اخوند زادہ صاحب کے جبہہ میں روسی قابضین اور ان کی کاسہ لیس کمیونسٹ حکومت کے خلاف جہاد و قتال کو دوام بخشا۔

چونکہ موصوف نے کندہار ولایت کی مختلف ولایات میں بیشمار جہادی عملیات (فعالیت) میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے اور عسکری تکنیک میں اچھی شہرت پانے کے باعث علاقائی جہادی کمانڈروں کی سطح پر وقت کی جہادی تنظیموں کے قائدین کے یہاں بہت مقبول ہوئے اور مولوی محمد نبی محمدی کی سربراہی میں تنظیم حرکتِ انقلاب اسلامی کے ایک مستقل جہادی جبہے کی مسئولیت موصوف مذکور کے حوالہ ہوئی۔

۱۳۶۲ھ ش سے ۱۳۷۰ھ ش (بمطابق: ۱۹۸۳ء تا ۱۹۹۱ء) تک ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کندہار ولایت کی مختلف ولسوالیوں (میوند، ژڑئ، پنجوایی اور ڈنڈ ولسوالیوں) سے مربوط علاقوں کو سویت یونین کی افواج کے خلاف جہادی مراکز کے طور پر استعمال کرتے تھے، اور تقریباً ہر روز مجاہدین کو دشمن کے خلاف مصروفِ جنگ رکھتے، صرف یہی نہیں بلکہ زابل ولایت کے شہرِ صفا اور ولایت مرکز سے مربوط علاقوں میں خصوصاً کابل و کندہار کو ملانے والی سڑک (شارع عام) پر روسی حملہ آور افواج کے خلاف جو بڑی کامیاب کارروائیاں ہوتیں ان میں موصوف (رحمہ اللہ) براہِ راست حصہ لیتے۔ روسی ٹینکوں کے خلاف استعمال ہونے والے مؤثر ہتھیار آر۔ پی۔ جی۔ سیون (R.P.G7) کے استعمال میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ خصوصی مہارت رکھتے تھے، اسی R.P.G7 کے بجا استعمال کی وجہ سے کندہار ولایت کی سطح پر میوند، ژڑئ اور پنجوایی ولسوالیوں (جو کہ کمیونزم کے خلاف جاری جہاد میں روسیوں کی شکست کے بنیادی نقطے سمجھے جاتے تھے) میں اور کندہار و ہرات کے شارعِ عام پر کمیونسٹوں کے ٹینک اور دیگر گاڑیاں مجاہدین کے ہاتھوں اتنی زیادہ تباہ ہوئیں کہ دشمن نے ان سے سڑک کے دونوں اطراف میں دیواریں بنا رکھی تھیں، جنہیں وہ مجاہدین کے حملوں سے بچاؤ کے لئے بطورِ مورچے استعمال کرتے تھے۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ روسیوں کے خلاف دوبدو لڑائیوں میں چار دفعہ زخمی ہوئے، اور آخری دفعہ زخمی ہونے میں انہوں نے اپنی داہنی آنکھ کی قربانی

پیش کی۔

سویت یونین اور ملکی کمیونسٹوں کے خلاف جاری جہاد میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ گندہار اور قرب وجوار کی ولایات کی سطح پر جانی پہچانی شخصیت کے طور پر مجاہدین کے درمیان ایک فعّال مجاہد کے طور پر مشہور ہوئے، انہوں نے بہت سی جہادی کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، یہاں ہم ان کے ساتھ شریکِ جہاد ساتھیوں کی زبانی کچھ یادگار واقعات کا ذکر کرتے ہیں:

۱۔ گندہار ولایت میں دشمن کا ایک مضبوط چیک پوسٹ تھا، جسے "بدوانو پوستہ" (بدوانو کا چیک پوسٹ) کہا جاتا تھا، اس مضبوط اور اہم چیک پوسٹ کے پاس دشمن نے ایک ٹینک نصب کر رکھا تھا، جس کی گولہ باری سے مجاہدین سخت تکلیف میں مبتلا تھے، بہت سے مجاہدین نے اسے کئی بار نشانہ ہدف بنایا، اس پر کئی حملے کئے، مگر ہر بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، بالآخر مقامی مجاہدین نے اپنی مدد کے لئے سنگِ حصار سے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو بلایا، چنانچہ ملا صاحب رحمہ اللہ نے R.P.G7 کے ذریعے اس بدنامِ زمانہ ٹینک کے پرخچے اڑادئے۔ اور یوں مجاہدین کو ایک بہت بڑی کامیابی ہاتھ آئی۔

۲۔ روسیوں کے خلاف جہاد کے دوران گندہار کے محلہ جات کے علاقے میں دوبدو لڑائی میں ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ (جو کہ بہت بڑے مجاہد تھے اور امارتِ اسلامی افغانستان کے وزیر دفاع بھی رہ چکے ہیں اور امریکی حملے کے بعد امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے نائب کے طور پر بھی اپنی ذمہ داری نبھائی تھی) ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ساتھ تھے، انہوں نے دشمن کے اتنے ٹینک اور گاڑیاں جلائیں کہ دور سے دیکھنے والے لوگ یہ خیال کرتے شاید دشمن کا کاروان اب بھی سڑک پر ٹھہرا ہوا ہے، حالانکہ دشمن کی اکثر گاڑیاں جلادی گئی تھیں، اور باقی ماندہ گاڑیاں اپنے مراکز کو واپس جاچکی تھیں۔

۳۔ روس کے خلاف جہاد کے دوران گندہار وہرات کے شارعِ عام پر واقع ژڑئ ولسوالی کے سنگِ حصار علاقے میں روسی ٹینک گزر رہے تھے، ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے پاس راکٹ کے چار گولے تھے، ان کے ساتھ اس جنگ میں ملا عبد الغنی برادر صاحب (جو بعد میں اسلامی امارت کے نائب بھی رہے تھے) تھے۔ انہی چار گولوں کے ذریعے روسی قافلے پر حملہ کرنا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے چاروں گولے ٹھیک نشانے پر لگے اور یوں چار ٹینک تباہ ہوئے۔

۴۔ ملا برادر اخوند (جو ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ساتھ جہادی دورے میں قریب ساتھی رہے ہیں) کہتے ہیں کہ ملا صاحب رحمہ اللہ نے اتنے زیادہ روسی ٹینکوں کو تخریب کیا ہے کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۷۱ھ ش بمطابق ۱۹۹۲ء کو ڈاکٹر نجیب کی کمیونسٹ حکومت کے سقوط اور ملک میں تنظیمی جگڑوں کے شروع ہوتے ہی ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے دیگر حقیقی مجاہدین کی طرح اسلحہ رکھ دیا اور اپنے جہادی علاقے گندہار ولایت کی میوند ولسوالی کے علاقے سنگ حصار کے گاؤں "کیشانڑو" میں حاجی ابراہیم کی مسجد کے پاس ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی، اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ۱۴ سالہ جہادی دورہ گزارنے کے بعد اپنے چند دیگر ساتھیوں سمیت اپنی باقی ماندہ شرعی تعلیم کی تکمیل میں لگ گئے۔

یہ وہ وقت تھا کہ دارالحکومت کابل کے بشمول پورے وطنِ عزیز کو بے مقصد تنظیمی جگڑوں نے گھیر رکھا تھا، تنظیمی جگڑوں میں پڑے کمانڈران کے ذاتی اغراض وہوس کے حصول نے خالص مقدس جہاد کے آرزو کو ناتمام چھوڑا، اور افغانستان کے ڈیڑھ ملین شہداء کے مقدس خون کو پاؤں تلے روندا۔

قدم بہ قدم چیک پوسٹوں کے نام پر ہر روز وطنِ عزیز کے مظلوم عوام، مسافر، عورتیں اور سفید ریش بزرگ بد اخلاق اسلحہ برداروں () کے ہاتھوں لوٹتے رہے، مصیبت واذیت کا انہیں سامنا کرنا پڑا، اور آئے دن کثیر تعداد لوگوں کو ان بد اخلاقوں کے ہاتھوں اپنی جان گنوانی پڑتی تھی۔ حقیقت سے آنکھیں چرانے کی بجائے حقیقت پر سے پردہ ہٹاتے ہوئے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ گندہار میں اتنے زیادہ پاٹک (چیک پوسٹ) تھے کہ ملک کے تاجر حضرات ہرات سے گندہار کی سپین بولدک ولسوالی میں واقع ملکی وبین الاقوامی منڈی ویش بارڈر اپنے تجارتی سامان شارعِ عام کے ذریعے پہنچانے کی بجائے میوند ولسوالی میں اتار

دیتے، اور شارعِ عام پر واقع چیک پوسٹوں کی لُوٹ کسوٹ سے بچنے کے لئے ریگستان کے دشت وبیابان کا تکلیف دِہ راستہ اختیار کر کے انتہائی مشکلات سے گزرنے کے بعد اپنے تجارتی سامان کو ویش پہنچانے میں انہیں کامیابی نصیب ہوتی۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور ان کے مجاہد ساتھیوں کو گندہار شہر کی وہ وضعیت خوب معلوم تھی کہ جس کے کوچے کوچے کو ٹوپکیانوں (لٹیروں) نے آپس میں بانٹ رکھا تھا، اور انہوں نے قومی بیت المال کی املاک پر غاصبانہ قبضہ جمارکھا تھا، اور قومی املاک کو نقد پیسوں سے بیچنا ان کا روز کا مشغلہ بن گیا تھا، حکومتی زمینوں پر قبضہ کر کے ان پر مارکیٹ بنا کر بیچتے۔ مزید بر آں یہ کہ وہ ہمیشہ باہمی جگڑوں کو ہوا دیتے، جس کی وجہ سے مظلوم عوام ہمیشہ تکلیف اور پریشانی میں رہتے۔

انہی بے سروپا واقعات نے مجاہدین کو مجبور کیا کہ فساد کو ختم کرنے اور مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کی خاطر اپنی مقدور بھر کوشش کریں، چنانچہ مجاہدین نے باہمی صلاح ومشورے شروع کئے، ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں نے اپنی پہلی مجلس پنجوایی ولسوالی کے علاقے "زنگاوات" میں علاقے کے مشہور ومعروف علماء کے ساتھ کی۔ روس کے خلاف جہاد کے دوران

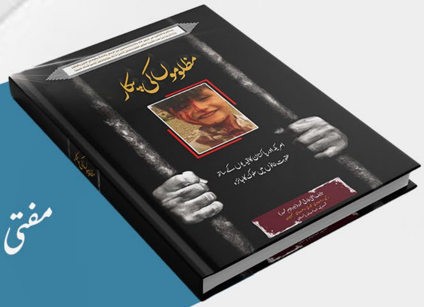
گندہار کے مجاہدین کے عمومی قاضی مولوی سید محمد صاحب (جو مولوی پاسنی صاحب کے نام سے شہرت رکھتے تھے) کی سربراہی میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے علماء کرام کی اس مجلس کو بتایا کہ آپ کو چاہئے کہ فساد کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں، ہم آپ کے پُشتبان رہیں گے۔ چنانچہ اسی مجلس سے ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی، اور ۱۴۱۵ھ ق کو محرم الحرام کی ۱۵ویں تاریخ سے فساد اور انارکی کے خلاف جدوجہد شروع کی۔

جب ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی سربراہی میں اسلامی تحریک نے فساد کو ختم کرنے کے لئے مقابلہ شروع کیا تو افغان عوام نے بڑے پیمانے پر حقیقی مجاہدین کا خیر مقدم کیا، سب سے پہلے انہوں نے گندہار ولایت اور اس کے بعد افغانستان کے بہت سے علاقے فساد برپا کئے ہوئے اسلحہ برداروں (ٹوپکیانوں) سے خالی کروالئے۔ اس وقت کہ جب ملک کے بہت سے علاقے طالبان کے کنٹرول کے تحت آچکے تھے ۱۴۱۶ھ ق سال کے ذوالقعدہ کے پندرویں تاریخ کو افغانستان کے علماء (جن کی تعداد ۱۵۰۰ سے زائد تھی) نے ایک اجتماع میں ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی امارت کی تائید کی، اور انہیں "امیر المؤمنین" کے لقب سے نوازا۔ ۱۳۷۵ھ ش سال کے ماہِ میزان کی چھٹی تاریخ کو دار الحکومت کابل بھی اسلامی امارت کے زیرِ تسلط آیا، جس کے بعد تھوڑی مدت میں شمالی علاقہ جات کے بشمول وطنِ عزیز کی ۹۵فیصد سرزمین پر طالبان کی حکومت قائم ہوئی۔

ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی سربراہی میں اسلامی امارت افغانستان نے ملک میں شریعت کی اساس پر قائم اسلامی نظام کو عملی جامہ پہنایا، اور یوں طویل مدت کی تعطیل کے بعد ایک بار پھر طالبان نے اسلامی نظام کی زندہ مثال دنیا کے سامنے پیش کی، اور ملک کو تقسیم، انتشار اور بند ربانٹ سے محفوظ بنایا۔ اور اُن لوگوں سے بیت المال کا اسلحہ ضبط کیا جنہیں اپنی مسئولیت کا احساس نہ تھا، چنانچہ طالبان نے ایسے بے مثال امن کو قائم کیا جس سے پوری دنیا عاجز تھی، لیکن عالمی کفری مستکبرین سے یہ شریعت وامارت برداشت نہ ہوئی، اس لئے انہوں نے اس کے خلاف دشمنی کا موقف اختیار کیا، اور بیجا بہانوں کی تلاش میں لگ گئے، اور بالآخر کفار نے ملکر اس کے خلاف عسکری وفوجی حملہ کیا۔ (اسلامی امارت کو بھی عوامی نقصانات کی خاطر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عارضی پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ از مترجم)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ(سورۃ الانعام: ١٦٢)

ترجمہ: کہو، بیشک میری نماز (بدنی عبادات) اور میری قربانیاں (مالی عبادات) اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔



مفتی طارق محسود (رکن رہبری شوری و اعلامی کمیشن تحریک طالبان پاکستان) کی قیدیوں کے حوالے سے لکھی گئی کتاب

مظلوموں کی فریاد قسط (1)

تقریظ

امیر تحریک طالبان پاکستان ابوعاصم منصور مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ

جب سے اس دھرتی پر مسلمان متحرک تھے، دشمنانِ اسلام کے گلے پر تلوار اور خنجر تھامے ہوئے تھے، دن رات حفاظتِ دین کی خاطر کمربستہ رہا کرتے تھے، اس وقت تک مسلمان حاکم اور دشمنانِ اسلام محکوم، مسلمان صاحبِ زندان اور کافر اسیرانِ مسلمان رہا کرتے تھے، دنیا پر مسلمانوں کا راج ہوا کرتا تھا، اسلام اور مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کا کوئی تصور تک نہیں کر سکتا تھا۔
ایک موجودہ زمانہ ہے کہ مسلمان دنیا کے حرص و طمع، لہو ولعب میں اس قدر محو ہوئے، دنیا کو دین پر اس درجے ترجیح دینے لگے کہ دینِ اسلام سے دفاع تو دور کی بات ہے خود اپنی عزت و آبرو سے دفاع کے قابل بھی نہ رہے، بلکہ دین، ایمان، عزت و آبرو سے دفاع کی خاطر ہتھیار اُٹھانا تاریک خیالی اور عیب تصور کرنے لگے، جس کا لازمی نتیجہ آج یہ نکلا کہ مسلمان مرد و عورت کافر کے تحت عقوبت خانوں میں ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں، اور ہر روز ان عقوبت خانوں میں مسلمان عورتوں کی آبرو ریزی ہو رہی ہے، مگر پوچھنے والا کوئی نہیں، پوچھنا تو دور کی بات ہے ستم یہ ہے کہ ان ظالموں کے خوف سے مظلوموں کی آواز دنیا تک پہنچانے کی ہمت بھی کسی کے اندر نہیں رہی، یہ لاپتہ افراد کا سلسلہ بھی اس ہمت کا نتیجہ ہے کہ جس نے بھی مظلوم کے حق میں زبان کھولا وہ گولی کھا کر لاپتہ افراد کی فہرست میں شامل ہوا۔
ان حالات میں مفتی صاحب کا اس موضوع پر قلم اُٹھانا، اور ان مظلوموں کی آواز کو دنیا تک پہنچانا یقیناً ایک بہت بڑا کارنامہ اور بڑا کارِ خیر ہے۔ مفتی صاحب کا ایک ایک قیدی کے پاس جانا اور گھنٹوں ان کے پاس بیٹھ کر تفصیلی طور پر ان سے ان کے درد و غم کی داستان سننا قابلِ دادِ عمل ہے، ان ظالموں کے عقوبت خانوں کا خفیہ راز دنیا کے سامنے آشکارہ کرنا موجودہ حالات کے تناظر میں مفتی صاحب کی بڑی ذکاوت ہے۔ رب کریم سے میری دعا ہے کہ مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ اُس کاوش کا دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے، آمین۔

مفتی ابومنصور عاصم
۲۳ محرم ۱۴۴۴ھ
بمطابق ۲۱ اگست ۲۰۲۲ء



اذنِ امام، اولوالامر، قسط (2)
بغاوت اور شہید

مولانا عبدالحکیم

پہلا موضوع:

جہاد کے لیے بادشاہ یا حاکم کی اجازت شرط نہیں

یہ مستشرقین اور پاکستانی فوج کا ایک خود ساختہ فتویٰ ہے کہ جہاد کے لیے حکمران کا اعلان اور اجازت ضروری ہے، اور حکمران کے اعلان کے بغیر جہاد ناجائز اور حرام ہے۔ اسی فتوے کو انگریزوں نے مسلمانانِ ہند کے جہاد کو کمزور کرنے کے لیے استعمال کیا تھا، اسی فتوے کی ترویج کے لیے غلام احمد قادیانی جیسے کافر اور سرسید احمد خان جیسے ملحد کو انگریزوں نے مشہور کیا تھا، اور آج پاکستانی فوج اور حکومت بھی مجاہدینِ پاکستان کے جہاد کو کمزور اور غیر مشروع قرار دینے کے لیے یہی خود ساختہ فتویٰ استعمال کرتی ہے۔ شرعی لحاظ سے یہ ایک باطل اور غلط نظریہ ہے۔ آئندہ سطور میں ہم اسی بارے میں صحیح شرعی مسئلے کی وضاحت کریں گے۔

جہاد کے جواز کے لیے حاکم کی اجازت یا حاکم کا ہونا ضروری نہیں:

اسلام میں جہاد ایک اعلیٰ عبادت ہے، عام حالات میں یہ فرضِ کفایہ ہوتا ہے اور کبھی فرضِ عین بھی ہو جاتا ہے، کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز و مستحب ہوتا ہے۔

ثم فريضة الجهاد على نوعين أحدهما عين على كل من يقوى عليه بقدر طاقته وهو ما إذا كان النفير عاما قال اللَّه تعالى {انْفِرُوا خِفَافاً وَثِقَالاً} [التوبة: ٤١] وقال تعالى {مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ} [التوبة: ٣٨] إلى قوله {يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً} [التوبة: ٣٨] ونوع هو فرض على الكفاية إذا قام به البعض سقط عن الباقين لحصول المقصود وهو كسر شوكة المشركين وإعزاز الدين. (المبسوط للسرخسي)

فرضِ کفایہ جہاد، اقدامی جہاد کی صورت میں ہوتا ہے۔ جب مسلمانوں کو غلبہ اور شوکت حاصل ہو تو اسلام کو مزید پھیلانے کے لیے کفار کے علاقوں پر حملہ کر کے انہیں اسلامی سرزمین میں داخل کرنا مسلمانوں پر فرض ہوتا ہے۔ علماء نے اس کے لیے شرائط ذکر کی ہیں، جیسے والدین کی اجازت، اِمارتِ شرعیہ، حملے سے پہلے دعوت الی الاسلام وغیرہ۔

فرضِ عین جہاد، دفاع کی صورت میں ہوتا ہے۔ جب کفار مسلمانوں کے کسی علاقے پر حملہ کر دیں تو اس وقت مسلمانوں پر اپنی جان، مال، عزت کی حفاظت کے لیے جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ یہ جہاد پہلے قرب و جوار کے لوگوں پر فرضِ عین ہوتا ہے اور اگر وہ لوگ مقابلے کے لیے ناکافی ہوں تو رفتہ رفتہ پورے عالمِ اسلام کے مسلمانوں پر یہ جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ جہاد کی اس قسم کے لیے کوئی شرائط نہیں ہیں، جس کی جتنی طاقت ہو، اسے استعمال کرتے ہوئے اس پر کفار کا مقابلہ فرض ہو جاتا ہے۔

(الاخذ من "دعوت الجهاد" للشیخ فضل محمد حفظہ اللہ)

عام حالات میں جہاد کا اعلان حکمران کا اختیار ہے البتہ بعض حالات میں یہ کام مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنا کر بھی کر سکتے ہیں، جیسا کہ جب امام غیر موجود یا مفقود ہو اور دشمن دین سے مقابلہ ضروری ہو یا مسلمانوں کا حاکم اپنی شرعی حیثیت کھو دے اور واجب العزل ہو جائے اور جہاد اُسی کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ اپنے میں سے کسی کو متفقہ طور پر امیر بنا کر اُس کی امارت میں جہاد کریں۔

دلائل:

ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے اذن کے بغیر قریش کے خلاف جہاد

صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے قریش سے جنگ بندی کا معاہدہ کر لیا تھا لیکن اس کے باوجود سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے قریش کے خلاف اپنا جہاد جاری رکھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود موجود تھے لیکن ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اجازت کے بغیر قریش کے خلاف جنگ کا محاذ کھول رکھا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ قریش کے خلاف جہاد کی قیادت کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت کے مسلمانوں کے حاکم تھے لیکن آپ ﷺ نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ پر کوئی نکیر نہیں فرمائی بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ کاش اُن کے ساتھ اور بھی کوئی مل جائے، «وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ» (البخاری: ۲۷۳۴)۔ آج تک امت میں کسی کا یہ مذہب نہیں رہا کہ سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا قریش کے خلاف جہاد جائز نہیں

تھا کیوں کہ اُن کے جہاد میں بادشاہ نہیں تھا۔

ابنِ قدامہ رحمہ اللہ کا قول

ابنِ قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَمْرُ الْجِهَادِ مَوْكُولٌ إلَى الْإِمَامِ وَاجْتِهَادِهِ، وَيَلْزَمُ الرَّعِيَّةَ طَاعَتُهُ فِيمَا يَرَاهُ مِنْ ذَلِكَ ..... فَإِنْ عُدِمَ الْإِمَامُ، لَمْ يُؤَخَّرْ الْجِهَادُ، لِأَنَّ مَصْلَحَتَهُ تَفُوتُ بِتَأْخِيرِهِ. وَإِنْ حَصَلَتْ غَنِيمَةٌ، قَسَمَهَا أَهْلُهَا عَلَى مُوجَبِ الشَّرْعِ (المغني ص:٣٥٢ ج:٨)

یعنی اگر امام نہ ہو تو جہاد کو مؤخر نہیں کیا جائے گا، کیوں کہ جہاد کو مؤخر کرنے سے جنگی حکمت عملی اور مصلحت فوت ہو سکتی ہے، اور اگر اس میں غنیمت حاصل ہو تو مجاہدین خود سے شریعت کے مطابق تقسیم کریں گے۔

اسی طرح ابنِ قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال الشربيني في الشرح استثني البلقيني من الكراهة صورا احدهما ان يفوت المقصود بذهابه للاستئذان ثانيهما اذا عطل الامام الغزو واقبل هو وجنوده ولي امور الدنيا كما يشاهد. ثالثهما اذا غلبت علي ظنه انه لو استاذن لم ياذن له (مغني المحتاج ص:٢٢٠ ج:۴)

اس کا حاصل یہ ہے کہ تین صورتیں ایسی ہیں کہ جو امام کی اجازت کے بغیر جہاد کی کراہیت سے مستثنیٰ ہیں، ایک یہ کہ امام سے اجازت لینے میں مقصود فوت ہونے کا اندیشہ ہو، دوسری صورت یہ کہ امام اور اس کی فوج نے خود جہاد کو چھوڑ رکھا ہو اور دنیا میں مگن ہو گئے ہوں، اور تیسری صورت یہ کہ غالب گمان یہ ہو کہ امام جہاد کی اجازت نہیں دے گا بلکہ اس سے روک دے گا تو ایسی صورت میں امام کی اجازت کے بغیر بھی جہاد بلا کراہت جائز ہے۔

امام الحرمین رحمہ اللہ کا قول:

امام الحرمین اپنی کتاب "غیاث الامم" میں فرماتے ہیں:

لَوْ شَغَرَ الزَّمَانُ عَنْ وَالٍ، تَعَيَّنَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِيَامُ بِمُجَاهَدَةِ الْجَاحِدِينَ، وَإِذَا قَامَ بِهِ عُصَبٌ فِيهِمْ كِفَايَةٌ سَقَطَ الْفَرْضُ عَنْ سَائِرِ الْمُكَلَّفِينَ ; [فَهَذَا] إِذَا عَدِمُوا وَالِيًا. (غياث الامم)

فقیہ العصر مفتی اعظم پاکستان مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

مفتی رشید احمد صاحب سے "احسن الفتاویٰ" میں برما کی حکومت کے خلاف جہاد کے بارے میں اس طرح سوال کیا گیا ہے:

"حکومتِ برما اپنے مسلمان باشندوں پر ظلم کر رہی ہے، حتیٰ کہ اُن کے مذہبی احکام پر پابندی لگا رہی ہے، فرائض شرعیہ کی ادائیگی میں مانع ہو رہی ہے، دریں حالت مسلم باشندوں پر ایسی حکومت سے جہاد کرنا فرض ہے یا نہیں؟"

مفتی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

"ان حالات میں ایسی حکومت کافرہ سے جہاد کرنا فرض ہے، اس مقصد کے لیے ایسی تنظیم ضروری ہے جو علماء ماہرین، متقین و اہلِ بصیرت کی نگرانی میں حدودِ شریعت کے اندر کام کرے۔ دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر بھی بترتیب "الاقرب فالاقرب" تعاون کرنا فرض ہے۔ اگر جہاد کی استطاعت نہ ہو تو وہاں سے ہجرت کرنا فرض ہے۔" (انتہیٰ)

مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے اِس جواب سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جہاد کے لیے بادشاہ کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی ایک جماعت بھی ظالم کے خلاف جہاد کر سکتی ہے۔

اسی طرح تاریخِ اسلامی میں مسلمانوں پر ایسے دور گزرے ہیں کہ جن میں مسلمانوں کا کوئی خلیفہ اور امام موجود نہ تھا لیکن پھر بھی مسلمان دشمنانِ دین سے جہاد کرتے رہے، جیسا کہ جب تاتاریوں نے بغداد میں خلیفہ معتصم کو شہید کر دیا تو ۶۵۶ھ سے ۶۵۹ھ تک مسلمانوں نے بغیر خلیفہ اور حاکم کے جہاد کیا، لیکن علماء میں سے کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ اُن کا جہاد ناجائز اور حرام تھا۔

علمائے ہند کا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کو امیر جہاد مقرر کر کے جہاد کرنا

اسی طرح جب انگریز نے برصغیر ہند پر اپنا استعماری حملہ کیا اور وہاں قابض ہو گیا تو علمائے ہند نے بغیر حکم ان کے انگریز کے خلاف جہاد شروع کر دیا، سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کو اپنا امیر جہاد مقرر کیا۔ یہ ایک واضح بات ہے کہ حاجی صاحب رحمہ اللہ حاکم وقت نہیں تھے لیکن اُن کے جہاد کو کسی نے بھی ناجائز جہاد نہیں کہا۔

۱۸۵۷ء میں علمائے ہند نے جامع مسجد دہلی میں انگریز کے خلاف جہاد کا متفقہ فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ اس کے بعد اس فتویٰ پر غور کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے تھانہ بھوَن میں مجلس شوریٰ طلب کی گئی تھی ۔ اجلاس میں شوریٰ نے متفقہ طور پر دہلی کے علماء کے فتوئے جہاد کی توثیق و تصدیق کی۔ حضرت نانوتوی، حضرت گنگوہی اور حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمھم اللہ سب موجود تھے، صرف ایک بزرگ حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی رحمہ اللہ کی رائے مخالف تھی۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا اسی موضوع پر اُن سے ایک دلچسپ مکالمہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مولانا قاسم نانوتوی: حضرت کیا وجہ ہے کہ آپ اِن دشمنانِ دین و وطن پر جہاد کو فرض بلکہ جائز بھی نہیں سمجھتے؟

حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی: اس لیے کہ ہمارے پاس اسلحہ اور آلاتِ جہاد نہیں ہیں، ہم بالکل بے سروسامان ہیں۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی: کیا اتنا بھی سامان نہیں جتنا غزوۂ بدر میں تھا؟

مولانا شیخ محمد صاحب: اگر آپ کی تمام ترجیحات اور باتیں مان لی جائیں، تو سب سے بڑی شرط جہاد میں نصبِ امام کی ہے۔ امام کہاں ہے کہ اس کی قیادت میں جہاد کیا جائے۔

مولانا قاسم نانوتوی صاحب: نصبِ امام میں کیا دیر لگتی ہے؟ مرشدِ برحق حضرت حاجی صاحب موجود ہیں، انہیں کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی جائے۔

حضرت مولانا حافظ ضامن صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولانا بس سمجھ میں آگیا، اور پھر سب نے حضرت حاجی صاحب کے دستِ حق پر بیعت کی۔ (بحوالہ: علمائے ہند کا شاندار ماضی، ج:۴، ص:۲۷۳)

قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے اس مکالمے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ جہاد کے لیے حاکمِ وقت کا ہونا ضروری نہیں ہے، البتہ مجاہدین کا ایک امیر ہونا ضروری ہے کہ جس کی قیادت میں جہاد کیا جائے۔

سید احمد شہید رحمہ اللہ کا جہاد:

اسی طرح سید احمد شہید ، شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ بھی حاکم وقت نہیں تھے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے اِن دونوں حضرات کی قیادت میں جہاد کیا۔ اِن حضرات کا جہاد اتنا کامیاب ہوا کہ سید احمد شہید رحمہ اللہ کا ایک بڑے علاقے پر قبضہ ہوگیا اور آپ کو حاکم کی حیثیت سے امیر المؤمنین کا لقب بھی دیا گیا تھا۔

ملا پاوندا، حاجی ترنگزئی صاحب اور حاجی میرزا علی خان حاجی (اپی فقیر) رحمہم اللہ کا جہاد:

ان تینوں حضرات نے اپنے زمانے میں جہادی تحریکیں چلائیں اور اُن کی قیادت کی، اور اِنہیں کافی کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں۔ یہ تینوں حضرات بھی حاکمِ وقت اور شرعی اِمام نہیں تھے لیکن اِس کے باوجود کسی معتبر عالم نے بھی آج تک اِن کے جہاد کو ناجائز جہاد نہیں کہا۔

کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف افغانستان میں جہاد:

سردار داؤد خان اور کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف افغان مسلمانوں کا جہاد اس تاریخی اور مقدس جہاد (جو کہ پوری امتِ مسلمہ کے یہاں متفق جہاد تھا) کی بدولت ایک سپر پاور سمیت چار علاقائی حکومتیں زیروزبر ہوئیں، اور یہ جہاد امام کے بغیر ہوا اور اس میں امام کی طرف سے کوئی اجازت شامل نہیں تھی۔

سردار داؤد خان اور کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف افغان مسلمانوں کا جہاد

اس تاریخی اور مقدس جہاد (جو کہ پوری امتِ مسلمہ کے یہاں متفق جہاد تھا) کی بدولت ایک سپر پاور سمیت چار علاقائی حکومتیں زیروزبر ہوئیں، اور یہ جہاد امام کے بغیر ہوا اور اس میں امام کی طرف سے کوئی اجازت شامل نہیں تھی۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں مسلمانوں کا جہاد:

اسی طرح ماضی قریب میں افغانستان میں روس کے جانے کے بعد ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں مدارس کے طلبہ اور افغان عوام نے جہاد کیا، حالاں کہ قیام کے وقت ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ حکمران اور امام نہیں تھے۔ اللہ تعالی نے آپ رحمہ اللہ کے جہاد کو کامیابی سے سرفراز کیا اور اس کی برکت سے افغانستان میں اِمارتِ اسلامیہ وجود میں آئی۔

آج پوری دنیا میں حکمران جہاد سے نہ صرف غافل ہیں بلکہ جہاد اور مجاہدین کے خلاف کفار کی صف میں کھڑے ہیں، اس لیے جہاں بھی جہاد جاری ہے تو وہ مسلمان اپنی مدد آپ کے تحت ہی کر رہے ہیں۔

مولانا فضل محمد صاحب کی تحقیق:

مولانا فضل محمد صاحب حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "دعوتِ جہاد" (ص:٦٤) میں عنوان قائم کیا ہے "جہاد کے لیے امیر کا تقرر" پھر اس پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ اس میں سب سے پہلے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی ہے:

عن أبي هُريرةَ، قال: قال رسول اللّٰه –صلَّى اللّٰه عليه وسلم–: «الجهادُ واجبٌ عليكم مع كلِّ أميرٍ، بَرّاً كان أو فاجراً، والصلاةُ واجبةٌ عليكم خلفَ كلِّ مسلمٍ، بَراً كان أو فاجراً، وإنْ عَمِلَ الكبائرَ، والصلاةُ واجبةٌ على كلِّ مسلمٍ، براً كان أو فاجراً، وإن عملَ الكبائرَ» (ابو داود:٢٥٣٣)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"اس حدیث سے ایک مسئلہ تو یہ واضح ہو گیا کہ جہاد کے لیے ایک امیر ہونا چاہیے، اس میں سب سے اچھی صورت تو وہی ہے کہ خلیفہ وقت مجاہدین کی سرپرستی خود کرے تاکہ تمام معاملات نظم و ضبط کے ساتھ قائم رہیں اور اگر وقتی طور پر مجاہدین کو دشمن کے ہاتھوں نقصان اٹھانا پڑے تو مرکز کی طرف سے ان کو نئی کمک ملنے کا مکمل انتظام موجود ہو ورنہ مجاہدین کی شکست کی صورت میں ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے یا بڑے بڑے کمانڈر شہید ہو جائیں گے تو باقی ماندہ نسبتاً چھوٹے حضرات ہمت ہار جائیں گے اور جہاد کا پورا نظام موقوف ہو کر رہ جائے گا۔"

پھر آگے جا کر لکھتے ہیں:

"اگر شومیِ قسمت سے مسلمان مجاہدین کو ایسا متفقہ خلیفہ یا بادشاہ میسر نہیں آتا ہے تو شریعت کی روشنی میں مجاہدین اپنا امیر بنا کر شرعی جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور یہ شریعت کے مطابق ہے، اس کے لیے چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:"

پھر پہلی دلیل کے طور پر ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ ساحلِ سمندر کے پاس اپنا معسکر کھول کر مجاہدین کے امیر الجہاد بن گئے تھے اور اس کی سرپرستی میں کافی جنگیں ہوئیں تھیں۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم ﷺ نے مقرر نہیں فرمایا تھا بلکہ مجاہدین نے خود مقرر کیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے ان کے اس عمل پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔"

دوسری دلیل کے طور پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حکومتِ وقت کے خلاف قیام کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا تھا حالاں کہ آپ کو مجاہدین ہی نے امیر مقرر کیا تھا، کسی مرکز کی طرف سے آپ مقرر نہیں ہوئے تھے، آپ کے اس جہاد کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔"

پھر اِس پر مزید دلائل ذکر کیئے ہیں جس میں

٣۔ سیدنا عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا حکومتِ وقت کے خلاف جہاد،

٤۔ ابراہیم اور ان کے بھائی محمد نفس ذکیہ کا عباسی خلیفہ منصور کے خلاف جہاد، ٥۔ انگریز کے مقابلے میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کا جہاد،

٦۔ علماء ہند کا انگریز کے خلاف جہاد،

٧۔ غزوۂ موتہ میں سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کا حاکمِ وقت محمد رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر صرف مجاہدین کے مشورے سے امیرِ جہاد بننا۔

مولانا فضل محمد صاحب اسی طرح "دعوتِ جہاد" (ص:٦٨) پر لکھتے ہیں:

"بادشاہ کی طرف سے تقررِ امیر کا مسئلہ اگر مشکل ہو رہا ہو تو مجاہدین خود اپنا ایک امیر بنا سکتے ہیں اور اس کی اطاعت شرعاً واجب ہو گی۔ اب بادشاہ کے موجود نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں، یا تو وہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے بلکہ مسلمان بغیر بادشاہ کے ہیں، جیسے اِس وقت کشمیر میں ہے، اس سے پہلے فلسطین اور افغانستان کی صورتِ حال تھی تو ایسی حالت میں مجاہدین خود اپنا امیر مقرر کر سکتے ہیں، دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ بادشاہ تو ہے لیکن وہ جہاد اور مجاہدین کی سرپرستی نہیں کرتا ہے، اِن کے نزدیک جہاد کوئی چیز ہی نہیں تو اس صورت میں بھی مجاہدین اپنا امیر مقرر کر سکتے ہیں۔" (دعوتِ جہاد ص:٦٨)

اکثر کُتبِ فقہ میں جہاد کے اِذن کی نسبت امام کی طرف کرنے کی وجہ مولانا نور محمد صاحب وزیرستانی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جہادِ افغانستان" میں

لکھتے ہیں:

"دورِ عباسیہ تک اکثر و بیشتر جنگیں امیر کبیر اور خلیفہ کے تحت اقدامی طور پر یعنی مسلمانوں نے عدل اسلامی کے لیے پیش قدمی کر کے لڑی ہیں۔ چوں کہ فقہی احکامات کی کتابیں اور فتاویٰ اکثر و بیشتر اسی دور میں لکھے گئے ہیں اس لیے جہاں فقہی کتابوں میں جہاد کا ذکر ہے وہاں خلیفۃ المسلمین یا امیر کبیر کا ذکر صراحتاً یا ضمناً ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ مگر محض امرِ واقعہ کے طور پر نہ کہ کسی شرط یا قید احترازی کے طور پر جس سے بعض لوگوں بلکہ خواص تک کو شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ شاید جہاد کی صحت کے لیے خلیفۃ المسلمین یا امیر کبیر کا اذن ضروری ہے اور انگریز کی عیاری اور دارالافتاء نے اسے مزید تقویت پہنچائی ہے، ورنہ فقہ کی کسی معتمد کتاب میں جہاد کی صحت اور جواز کے لیے امیر کبیر کے وجود اور اذن کے شرط ہونے کا ذکر آپ کو نہیں ملے گا۔" (جہادِ افغانستان ص:۱۱۳)

امام جہاد کے لیے ایک وسیلہ ہے نہ کہ جہاد کی شرط:

یہ بات غلط ہے کہ امام جہاد کے لیے شرط ہے۔ عام طور پر امام کی طرف جہاد کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کیوں کہ امام جہاد کے لیے ایک وسیلہ ہے، کیوں کہ اکثر امام کے بغیر جہاد کو صحیح طریقے سے کرنا مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ جہاد کے لیے مال اور افراد کی وافر ضرورت ہوتی ہے اور ان کی فراہمی امام کے ذریعے آسانی سے ہوتی ہے، جبکہ امام کے عدم وجود میں اِن دونوں کی فراہمی مشکل ہوتی ہے۔

جب امام جہاد کا صرف وسیلہ ہے نہ کہ شرط، تو جب جہاد بغیر وسیلہ کے ممکن ہو تو وسیلہ کے نہ ہونے کی وجہ سے اُسے نہیں چھوڑا جائے گا، خصوصاً جبکہ جہاد کو مؤخر کرنے میں پوری امتِ مسلمہ کا نقصان ہو۔

لہذا اگر امام موجود ہو تو اس سے اجازت طلب کی جائے گی تاکہ اس کی مدد حاصل ہو جائے اور جہاد پوری قوت کے ساتھ کیا جا سکے۔ لیکن اگر امام نہ ہو یا ہو لیکن اس سے اجازت لینے میں تاخیر کا اور موقع ہاتھ سے جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں امام کی اجازت کے بغیر بھی جہاد جائز ہے۔ اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ امام تو ہوتا ہے لیکن ایسا بے دین ہوتا ہے کہ جسے جہاد اور مسلمانوں کی مصلحت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، جیسا کہ ہم پر مسلط آج کل کے حکمران ہیں کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود جہاد نہیں کرتے بلکہ جو شخص جہاد کا نام بھی لیتا ہے تو اس پر دہشت گردی کا الزام لگا کر جیل میں ڈال دیتے ہیں۔ لہذا ایسی صورت میں ایسے گمراہ حکمران کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جو لوگ جہاد کے لیے حاکم کی شرط لازمی قرار دیتے ہیں تو اُن کے مطابق موجودہ زمانے میں دنیا میں جہاں بھی جہاد ہو رہا ہے وہ باطل اور حرام ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ قیدی کی سی زندگی گزاریں، چاہے اُن کے ساتھ جیسا بھی سلوک ہو، چاہے اُن کے گھر بمبار کیئے جائیں، اُن کے بیوی بچوں کو شہید کیا جائے، اُن کی دینی آزدی بھی سلب کر لی جائے لیکن اُنہیں اپنے دفاع میں بھی جہاد کا حق اِس لیے نہیں ہے کیوں کہ جہاد کے لیے امام شرط ہے۔

حاصل بحث:

حاصلِ بحث یہ ہے کہ جہاد کے لیے حاکم اور بادشاہ کا ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ یہ ایک باطل نظریہ ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ جہاد کے لیے مجاہدین کا ایک امیر ہونا ضروری ہے کہ جس کی قیادت میں مسلمان مجاہدین جہاد کریں۔ الحمد للہ تحریک طالبان پاکستان کے ہزاروں مجاہدین اپنے امیر کے تحت پاکستان کی طاغوتی حکومت اور فوج کے خلاف مصروف جہاد ہیں، اور ان کا جہاد ایک مشروع اور افضل جہاد ہے۔

کیا...

یہ لازم نہیں کہ ہم توپ، ٹینک اور جہازوں کے مقابلے میں استشہادی، مائن ماسٹرز اور دیگر ماہرین تیار کریں ــ کیوں نہیں...؟

جب ہمارا دشمن ہمارے خلاف کسی بھی قسم کے اسلحے اور کیمیکل کے استعمال سے دریغ نہیں کر رہا ہے تو ہم کیوں خاموش رہیں؟

طالبان آئیں گے!

عبد اللہ مجاہد

بیٹا...! پڑھے ہوئے ہو؟
چند ہفتے پہلے پنجاب کے ایک ضلع میں رکشے میں بیٹھی ایک بزرگ خاتون نے مجھ سے پوچھا:
میں نے جواب دیا، جی! کہنے لگی، اسلام آباد والوں کا نمبر چاہیے۔ میں نے کہا کونسے اسلام آباد والے؟ پھر مجھے روتے ہوئے اپنا حال بیان کرنے لگی۔

واقعہ مکمل تو مجھے سمجھ نا آسکا لیکن اتنا ضرور سمجھا کہ گھر میں مرد کوئی نہیں ہے، جوان بیٹیاں ہیں، محلے کے چند اوباش وڈیرے آئے روز گھر گھس آتے ہیں، شراب پی کر گھٹیا باتیں اور دھمکیاں دیتے ہیں، ہمارے مکان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔
وہ یہ روتے ہوئے بیان کرتی جارہی تھی، میں نے کہا مقامی تھانے میں شکایت کرو۔ کہنے لگی بار گئی، پولیس والے بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں وہ بھی کہتے ہیں مکان چھوڑ دو۔ اب میں جوان بچیوں کے ساتھ اپنا مکان چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ وہ بولتی جارہی تھی اور روتی جارہی تھی۔ مجھے خاتون پر ترس بھی آرہا تھا اور ان پولیس والوں اور بدمعاشوں پر غصہ بھی... لیکن میں کیا کر سکتا تھا؟ یہی سوچ رہا تھا کہ مجھے یاد آیا کہ راستے میں کمشنر آفس آئے گا اسے وہاں جانے کا کہہ دوں گا۔ جیسے ہی کمشنر آفس نظر آیا میں نے جلدی سے اس خاتون کو کہا یہ دفتر دیکھو، یہاں بڑا افسر بیٹھتا ہے۔ یہاں دروازے پر آکر شور شرابہ مچانا تاکہ دفتر کا عملہ تمہارے پاس آئے اور تمہارا مسئلہ سنے۔ اتنے میں میرا اسٹاپ آگیا اور میں اتر گیا۔ اس کے علاوہ میں اسے کوئی مشورہ نہیں دے سکتا تھا۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ وہاں کمشنر آفس میں بھی اسکی کوئی نہیں سنے گا۔ مجھے یہ خیال بھی آیا کہ کاش یہاں کوئی طالبان ہوتے تو اس کی ضرور مدد کرتے اور ظالموں کو ضرور سبق سکھاتے۔

یہ تو ایک واقعہ ہے جو میرے سامنے آیا ورنہ یہاں تو ہر محلے، ہر شہر اور ہر صوبے میں ظلم اور لاقانونیت کا راج ہے۔ ہر جگہ طاقتور کمزور پر ظلم کر رہا ہے۔ ہر جگہ کرپشن ہے، رشوت ہے، جھوٹ ہے، دھوکہ ہے، اقرباپروری ہے۔ میں ایک عام شہری ہوں، تھانے میں کوئی بغیر سفارش یا پیسے کے ایک کیس درج نہیں کرواسکتا۔ میں کسی ہسپتال میں جاؤں تو بغیر پیسے یا سفارش کے میں مناسب علاج نہیں کرواسکتا، عدالتوں میں بدقسمتی سے کبھی انصاف مانگنے کی نوبت آجائے تو دس دس پندرہ پندرہ سال تک انصاف نہیں ملتا۔ کسی سرکاری دفتر میں بغیر پیسے یا سفارش کے اپنا کام نہیں کرواسکتا۔ کوئی بھی قانونی اور جائز کام بغیر رشوت اور سفارش کے نہیں ہوسکتا، بچوں کو سرکاری سکول میں داخل کرواؤں تو وہاں پڑھائی کا معیار نا ہونے کے برابر ہے۔ نجی سکول کی فیسیں اتنی زیادہ ہیں کہ ایک سفید پوش آدمی کے گھر کا سامان تک بک جائے۔

ملک میں کوئی ایک ادارہ نہیں جو غریب عوام کی مشکلات ختم کر سکے یا ان کو انصاف فراہم کر سکے، جب سے پاکستان بنا ہے غریب عوام کی مشکلات اور حکمران طبقے کی دولت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

آج صورتحال یہ ہے کہ جہاں بھی ہم چار دوست اکٹھے بیٹھتے ہیں اور عوامی مسائل اور حالات پر بات ہوتی ہے اور میں افغانستان میں طالبان حکومت کے حالات و واقعات بتاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ طالبان کو کہو اپنے چند جج بھیج دیں یا دس بارہ طالبان بھیج دیں جو پاکستان میں کرپٹ لوگوں کو پھانسی چڑھائیں اور انصاف کا نظام قائم کریں۔ میں بھی ہنس کر کہہ دیتا ہوں کہ طالبان آئیں گے۔ وقت آنے پر ضرور آئیں۔

اب پاکستانی عوام کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ طالبان کو موقع دیں کہ وہ پاکستان کا نظام سنبھالیں. اور یہ بات بھی اہم ہے کہ پاکستانی عوام بھی اس نظام سے تنگ ہیں، لیکن مجبور ہیں اور اسٹیبلشمنٹ کے پروپیگنڈے کا شکار ہیں. لیکن ہم پر امید ہیں جب طالبان آئیں گے تو انکا ویسے ہی استقبال ہو گا جیسے افغانستان کے لوگوں نے افغان طالبان کا کیا تھا. اس لیے ہم پر امید ہیں کہ ان شاء اللہ طالبان آئیں گے۔ وہ ضرور آئیں گے، وہ جلد آئیں گے۔

ص 20



جرنیلوں کی رسہ کشی بیچاری عوام کہاں جائے ؟

ابو دجانہ

مجلہ تحریک طالبان پاکستان ذی الحجہ 1444 ہ ق شمارہ 17

چند گنے چنے حاضر اور ریٹائرڈ جرنیلوں کے درمیان رسہ کشی جاری ہے. ایک دھڑا نیازی کا، اور دوسرا پی ڈی ایم کا، عوام درمیان میں ذلیل و خوار، ڈالر کے پجاری آپے سے باہر، جس کے ڈالر ختم وہ نیازی کے ساتھ، جس کا کام چل رہا ہے وہ پی ڈی ایم کے ساتھ. سب کھیل تماشہ .

جو دکھتا ہے وہ بکتا ہے، پاکستانی مین سٹریم میڈیا پر ۹ مئی سے لے کر ۱۲ مئی تک ایک ایسا تماشہ دکھایا گیا جس کی ماضی میں شاید کوئی خاص مثال نہ ملے. اس کھیل کے پیچھے ریٹائرڈ اور حاضر سروس جرنیلوں کے دو گروہ تھے۔ ایک وہ گروہ تھا جو ۲۰۱۸ء میں نیازی کو اقتدار کی کرسی پر لایا تھا، اور دوسرا وہ گروہ تھا جو موجودہ پاکستانی سویلین حکومت کو بنانے میں اور سپورٹ کرنے میں مصروف ہے. دونوں گروہوں کے مقاصد ایک جیسے ہیں۔ ڈالر ڈالر، اور صرف ڈالر.

اس کھیل میں پاکستان کی اعلی و منافق عدلیہ جو ملعون مشرف کے وقت پی-سی-او ججوں کی تعیناتی کے دوران جج بنے تھے، نیازی کے ساتھ مکمل کھڑے دکھائی دیتے ہیں. نیازی کی گرفتاری کے ساتھ ہی سادہ کپڑوں میں ملبوس انٹیلیجنس کے لوگ، اور چند جرنیلوں کی بدبودار عورتیں، جو بظاہر پی ٹی آئی کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے، نے مختلف شہروں میں جلاؤ گھیراؤ، اور فساد برپا کر دیا

اس تماشے کے پس پردہ کرداروں سے ناواقف کروڑوں پر مشتمل غریب عوام چار دن تک، یا شاید اگلے کئی سالوں تک نیازی کے سحر میں مبتلاء رہیں، اور اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے مزید آزمائشیں مول لے لیں، اور اپنے لئے دونوں جہانوں کا بوجھ مزید بڑھالیں، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ڈالر کے پجاری جرنیل جب تک عام عوام کے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ نہیں لیتے شاید یہ منافقت ختم ہونے والی نہیں۔

پاکستانی عوام کو ان منافق سیاستدانوں اور جرنیلوں کا مکمل بائیکاٹ کیے بغیر اور ان کے خلاف اعلان جنگ کیے بغیر اس روز روز کے تماشہ سے چھٹکارا حاصل کرنا شاید نا ممکن ہو چکا ہے۔ ملک کے خزانے جرنیلوں، سیاسیدانوں، اور سرمایہ داروں کے ہاتھوں مکمل لوٹ لیے گئے ہیں۔ ایسے میں پاکستان کی عوام کا ساتھ دینے والا دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا سوائے تحریک طالبان پاکستان کے۔

اللہ رسول، اور روز آخرت پر ایمان لانے والے پاکستا نیو...! جاگو، تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دو، ہم نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے ساتھ ساتھ مظلوم پاکستانی عوام کو لوٹنے والوں کو کڑی سے کڑی سزائیں دینے کی قسمیں کھائی ہوئی ہیں۔

آواز دے کے دیکھو شاید وہ مل ہی جائے
ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے



کاروانِ عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سپاہی
زرمیلنہ، جنوبی وزیرستان کے واقعے کی داستان

سیف اللہ خراسانی

رمضان المبارک کا بائیسواں دن تھا اور آج صبح ہی ہمیں اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے لمبا فاصلہ طے کرنا تھا، وضوء، نماز اور دعا وغیرہ سے فراغت کے بعد ساتھی چہل قدمی کر کے جانے کی تیاری میں لگ گئے۔ جن کے پاس گولیاں کم تھیں وہ اپنے میگزین بھر رہے تھے، بھائی عبیدہ اپنے ساتھیوں کی بندوقیں صاف کر رہے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا:
عزیز! یہ بندوق بھی صاف کرو، انہوں نے بڑی سیاہ آنکھیں پھیرتے ہوئے ہنس کر بندوق اٹھالی۔

بھائی عبیدہ ایک صالح، متقی، حافظ قرآن اور جوانی اللہ تعالی کی عبادات میں صرف کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حقیقی مجاہدین والی صفات سے نوازا تھا، ان کے خوبصورت چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی، بھائی عبیدہ کے اخلاق و رویہ و مسکراہٹ ایسی تھی کہ جب ان سے بات کرتے تو ساتھیوں کی پریشانیاں دور ہو جاتی تھیں۔ یقیناً مجاہدین اللہ تعالیٰ کا وہ لشکر ہیں جنہیں دیکھتے ہوئے ایمان والوں کو رب یاد آجاتا ہے۔

سو فجر کی نماز کے بعد ساتھیوں نے حرکت کی، ہم ایک صحرا میں پیدل سفر کر رہے تھے، جنوبی وزیرستان کا موسم وہاں ٹھہرنے والوں کو معلوم ہوگا، یہاں کا موسم بہت تیزی سے بدل جاتا ہے، ہم پانی کی بوتلیں بھی اپنے ساتھ لیے ہوئے تھے، ہمارا مرکز گھروں سے بہت دور تھا، صبح کے ۵ بج چکے تھے، ابھی تک ہم جنوبی وزیرستان کے علاقے زرمیلنہ میں دریائے گومل تک نہیں پہنچ پائے تھے کہ لیزر والے ساتھی نے بتایا کہ فوج کی گاڑیاں آئی ہیں اور انہیں شاید ہماری آمد کا علم ہو چکا ہے، امیر صاحب نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ مل جل کر کسی محفوظ جگہ پناہ لے لیں، جب فوجی گاڑیاں واپس چلی جائیں تو آپ واپس آجائیں، ہم نے کچھ دیر پناہ لی اور تھوڑی دیر بعد فوجی گاڑیاں واپس آگئیں، فوج کے ڈرون کیمرے ہوا میں بلند ہو گئے، ساتھی چوکنے ہوئے، سورج کی کرنیں ابھی پہاڑوں پر نہیں پھیلی تھیں کہ سب ساتھی اکٹھے ہو گئے، مشاورت کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جب تک وجود میں دم ہوگا ہم لڑیں گے، ہتھیار نہیں ڈالیں گے بلکہ شجاعت و جواں مردی سے مقابلہ کریں گے۔

ایک عالم ساتھی نے دعا شروع کی، مجاہدین کے معصوم ہاتھ آسمانوں اور زمینوں کے رب کی بارگاہ میں اٹھ گئے، آنسوؤں کی بارش نے سب کے چہرے تر کر دیئے، ساتھی فتح و شہادت کی دعائیں مانگنا شروع ہو گئے، عجیب منظر تھا، اُدھر دشمن نے گھیرا ہوا تھا اور اِدھر راہِ خدا کے ابطال استغفار، مغفرت، فتح و شہادت کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ عشقِ الٰہی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ساتھیوں کے دلوں کو استقامت پر ابھار رہا تھا، آج یہاں عشقِ حقیقی کا منظر پیش ہو رہا تھا، خاموشی چھائی ہوئی تھی، زمین پر مجاہدین کے آنسو ٹپک رہے تھے، رب سے وعدہ وفا پورا کرنے کا وقت ہونے کو تھا، وہاں دجال کے لشکر اللہ تعالیٰ کے ان معصوم مہمانوں کا خون بہانے کے منصوبے بنا رہے تھے، یہ غزوہ بالکل اسلام کے ابتدائی دور کی طرح تھا، دونوں طرف صفیں تیار تھیں لیکن ایک رب کے دین کے لیے تھی اور دوسری کفری نظام کے استحکام کے لیے۔ ایک طرف جمہوریت کے باغی اور دوسری طرف جمہوریت کے علمبردار، ایک طرف اسلام سے بغاوت کرنے والے اور دوسری طرف اسلام کے دفاع کی خاطر لڑنے والے، ایک گروہ حزب الرحمن تھا تو مدمقابل گروہ حزب الشیطان، ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ کس کا ترازو بھاری ہوگا، کون جیتے گا، یہاں مختلف اقوام کے لوگ جمع تھے، دعائیں آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں، شجاعت و بہادری کے یہ ہیروز آج ایک اور امتحان سے گزریں گے۔
نماز کے بعد سارے ساتھی ادھر ادھر تقسیم ہو گئے، ہر ایک کے لیے الگ جگہ کا انتخاب کیا گیا، چند نہتے مجاہدین لاتعداد طاغوتی نظام کے محافظوں کے سامنے

کھڑے ہیں، ایک طرف ڈرون اور بکتر بند ٹینک تھے تو دوسری طرف ایمانی قوت۔

ملنگ بلوچ کی تکبیر کی بھاری اور خوفناک آواز صحرا میں چار سو گونجی، "اللہ اکبر" مجاہد کی للکار سے دشمن پہ خوف طاری ہوا کہ وہ کسی ایسے شخصیات کا سامنا کر رہا ہے، جو شہادت کی حصول خاطر کئی کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئیں ہیں، ساتھیوں کے "اللہ اکبر" کی نعروں نے ملنگ بلوچ کے تکبیر کے نعرے کا ساتھ دیا، تکبیر کی آواز ہی شیطان کے بھاگنے کے لیے کافی تھی، مبارک معرکہ شروع ہوا، ہمارے ساتھیوں کی کاری ضربوں کے ساتھ ہی ایک ایک فوجی گرنے لگا۔

یہ مجاہدین کسی بین الاقوامی یا ہائی لیول جنگی ٹریننگ سینٹر کے فارغین نہیں تھے، لیکن رب العالمین کی خاص مدد سے راہِ استشہاد کے ان ہیروز نے اپنی بندوقیں اس طرح چلائیں کہ دشمن کے اوسان خطا ہو گئے۔ اگر کوئی شخص ان مجاہدین کی تعداد کو دیکھتا اور پھر ہلاک ہونے والے فوجیوں کو شمار کرتا تو یہ کہنے پہ مجبور ہو جاتا کہ جیسے مجاہدین کی مدد کے لیے فرشتے اتر رہے ہوں۔ "وللہ جنود السموات والارض" بے شک ہم ان مبارک آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے معزز بندوں کی ہر حال میں مدد کرتا ہے۔ یہ صبح بھی ڈھل گئی۔ سورج گرمی پھینک رہا تھا، پھر رمضان کے مقدس مہینے میں وہ بھی وزیرستان کی پہاڑی سرزمین، طویل راستے اور پانی کی خالی بوتلیں، ہر عقلمند یہ تصور کر کے اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ عظیم بندے اس وقت کے اولیاء ہیں، آہستہ آہستہ دھوپ گرم ہو رہی تھی، ساتھیوں کو پیاس لگ رہی تھی، لیکن ابھی تک ان کے میگزینز اور بستوں میں کارتوس باقی تھے، انہوں نے اپنے رب سے کیے سچے وعدے کو پورا کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے کہ یا تو ہم شہید ہو جائیں گے یا پھر فتح یاب ہو کر لوٹیں گے۔ نو بجے تک ہر ساتھی بہت اخلاص کے ساتھ معرکہ حق و باطل پر خصوصی توجہ دے رہا تھا۔ خالد فوج کی ہلاکتوں کو دیکھ کر خوشی سے شکرانے کے نعرے لگا رہا تھا، میں نے ان سے کہا: خالد! فوج کی ہلاکتوں کو دیکھو، تو فوج کی ہلاکتوں کو دیکھتے ہوئے بہت خوشی کی وجہ سے انکا رنگ سرخ ہو رہا تھا، ابھی تک ہمارے تمام ساتھی محفوظ تھے، اور جانب مقابل ہلاکتوں کی تعداد زیادہ تھی۔

ہم نے دیکھا کہ فوج قاری عبیدہ صاحب کے مورچے سے اس قدر ڈر رہی تھی کہ انہوں نے قاری صاحب کو گرانے کے لیے ہر طرح کے حربے استعمال کیے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے، ایک طرف قاری عبیدہ صاحب کی شکاری آنکھیں دوسری طرف دشمن پر طاری خوف و ہراس، خدا کی قسم اس عظیم اور بہادر مجاہد کی غیرت نے حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی شجاعت یاد دلادی۔ ہمارے مبارک دینِ اسلام کا ہر ایک باب ایک عبیدہ کے ساتھ روشن ہے، ہماری یہ جنگیں اور معرکے اسلام کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتی ہیں، قاری عبیدہ کی جنگی چالوں سے تنگ فوجیوں نے سنائپر رائفل سے قاری صاحب کے مورچے کو نشانہ بنایا۔ قاری صاحب کو اللہ نے ایک خاص جنگی صلاحیت عطا کر رکھی تھی، وہ دشمن کو مصروف رکھنے کے لیے اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹ گئے، دشمن قاری صاحب پر گولیاں برساتے رہے لیکن ناکام، صبح ۱۰ بجے تک جنگ جاری رہی، ۱۰ بجے فوج کے ڈرون کیمرے فضا میں بلند ہوئے، تقریباً ایک گھنٹے کے بعد طیاروں کی آوازیں آنے لگیں، جب طیارے پہنچے تو ہمارے ساتھی ایک طرف ہو گئے، ہمارا میدان جنگ بالکل خالی صحرا تھی، اور بہت آسانی سے دشمن ہمیں ہٹ کر سکتا تھا، لیکن مجاہدین کو رب العالمین کی خصوصی مدد اور نصرت حاصل تھی، طیاروں نے شیلنگ شروع کی، دشمن کی طرف سے ملنگ بلوچ پر پہلی گولی چلی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلوچ بچ گئے، لیکن طیارے بدستور اپنی جگہ پر گردش کر رہے تھے اور گولیاں برسا رہے تھے، اتنی بڑی مادی قوتوں کے ساتھ مجاہدین خالی میدان اور خالی ہاتھ یقیناً انتہا کی بہادری اور جنون، یہی وجہ ہے کہ لوگ طالبان کو بھی پاگل کہتے ہیں۔ بظاہر تو ماننے والی بات نہیں ہے، لیکن جب خدا سے ملاقات کی پیاس لگ جائے تو دیوانے کچھ نہیں دیکھتے۔

اس جنون کے سامنے نہ مادی قوتیں ترقی کی حقیقی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں اور نہ ہی دنیا کی دوسری امیدیں اور خواہشات۔

دشمن نے پھر ہوائی جہازوں کے ذریعے جگہ جگہ شیلنگ شروع کر دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھا کر دیا تھا، خالد اور مبارز جہاز سے کچھ فاصلے پر تھے، کہ طیاروں نے انہیں نشانہ بنایا، خالد اب تک بہادری سے لڑ

رہے تھے، طیارے ایک بار سامنے آگئے، اس بار طیاروں کے پرواز خالد اور مبارز کے طرف تھی، خالد طیارے کی فائر کی ساتھ ہی گر گیا، جب خالد گرا تو مجھے اس کی وہ بات یاد آگئی، جو اس نے صبح اپنے ایک ساتھی سے کی تھی کہ: آج میں شہید ہو جاؤں گا

خالد موقع پر ہی شہید ہو گیا، وہ خالد جو اپنے دوستوں کو صرف مسکرایا کرتا تھا، ابھی جوانی کے نئے مرحلے میں تھا، ایک بار ایسا بھی ہوا تھا کہ ہم نے خالد سے کہا کہ ٹھہر و تم کسی اور تشکیل میں جاؤ گے، خدا کی قسم اس لڑکے نے بھی یہی کہا، اگر میں یہاں ٹھہر جاؤں اور اس حال میں مجھے موت آجائے، پھر اللہ کو کیا جواب دوں گا!؟

دین اسلام کے اس بہادر سپاہی نے اپنے رب سے کیے ہوئے وعدے کو نبھایا اور اس بابرکت غزوہ کے پہلے شہید ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ خالد کی شہادت اگرچہ بہت تکلیف دہ اور بھاری تھی لیکن ساتھیوں نے ہمت نہیں ہاری، وہ اب بھی لڑ رہے تھے، یوسف نما بازو کا مالک مبارز ابھی تک دشمن کا شکار کر رہا تھا، مبارز اور خالد ایک ہی مورچے کو سنبھالے ہوئے تھے، خالد کا جسم مکمل طور پر خون آلود تھا، طیاروں نے پھر بمباری شروع کر دی، اس بار مبارز نشانہ بنا اور جام شہادت نوش کیا۔

جی ہاں! یہ غازیان رب العالمین سے ملاقات کی امید لے کر ایک ایک کر کے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو رہے تھے، ان رجالِ امت کی بہادری اور غیرت بے مثال تھی، ہماری پوری تاریخ شہادتوں کی رنگین داستانوں سے بھری پڑی ہے، شہداء اسلام کے باغ کے پھول ہیں، یقیناً شہداء اسلام رجالِ امت کے باغ سے پھوٹتی ہوئی کلیاں ہیں۔

انکی شہادت کے بعد طیارے چلے گئے، طیاروں کے جانے کے بعد ساتھیوں نے سکون کا سانس لے کر کہا کہ شکر ہے طیارے جا چکے تھے، فضائی حملے سے بے غم ہو گئے، ہمیں کیا معلوم تھا کہ طیاروں نے پھر پوزیشنز سنبھال لی ہیں، بموں سے بھرے طیارے ایک بار پھر مجاہدین پر نمودار ہو گئے، طیاروں کے آنے سے پہلے ہم دشمن کے کیمروں کی نظر میں تھے، جب طیارے آگئے جاسوسی کیمرے لوکیشن لے کر طیاروں کو معلومات دیتے تھے پھر اسکے بعد طیارے ہدف کو نشانہ بنا رہے تھے. طیاروں نے ایک بار پھر مبارز اور انکے قریبی ساتھیوں کی طرف رخ کیا، دشمن نے بھی ہمیں ایک طرف سے ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا، وہاں مجاہدین پر طیاروں کے دورے اور بموں کا استعمال، لیکن اس طرف عبیدہ اور دوسرے بہادر مجاہد ساتھیوں کی بہادری کے وجہ سے دشمن راستہ بھٹک چکے تھے، ساتھی ہر ایک گولی سے دشمن کو گرانے کی کوشش کر رہے تھے، دوسرے راؤنڈ کے طیاروں سے مبارز پر بموں کی بارش شروع ہو گئی، اس بار ہمارا ایک اور دوست بموں کا نشانہ بن گیا، عمر باجوڑی اور شہید مبارز ایک ساتھ تھے، عمر بھی بموں کی اس تیز بارش سے زخمی ہو گئے، جب عمر زخمی ہوئے تو مجھے اسکا وہ خواب یاد آیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ...

میں نے خواب میں دیکھ رہا تھا کہ یہ میری شادی ہے، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں نے محسوس کیا کہ عمر اپنی دلہن کا انتظار کر رہے ہیں، وہ کچھ دیر کے لیے حرکت میں آئے، اور اپنی روح رب کائنات کے سپرد کر دی، عمر اس مبارک غزوہ کے چوتھے شہید تھے، ہماری لڑائی دوپہر تک جاری رہی، دونوں فریقین جیتنے کی کوششیں کر رہے تھے، لیکن میزانِ کامیابی اور سعادت کا پلڑہ ہمارا بھاری تھا، کیونکہ وہ زندہ رہنے کی امید کر رہے تھے اور ہم شہادت کے منتظر تھے۔ حق وباطل کی اس معرکہ آرائی میں ہمارے لیے فتح اور شہادت دونوں میں خیر، کامیابی اور سعادت ہے۔ ہمارے دشمن اپنے ہلاک شدگان کی لاشیں دیکھ کر ہمت ہار رہے تھے، وہ جانتے تھے کہ ہم ہتھیار ڈالنے والے نہیں۔ قاری عبیدہ صاحب کے کاری ضربوں نے فوج کو اپنے راستے سے بھٹکا کر رکھ دیا۔

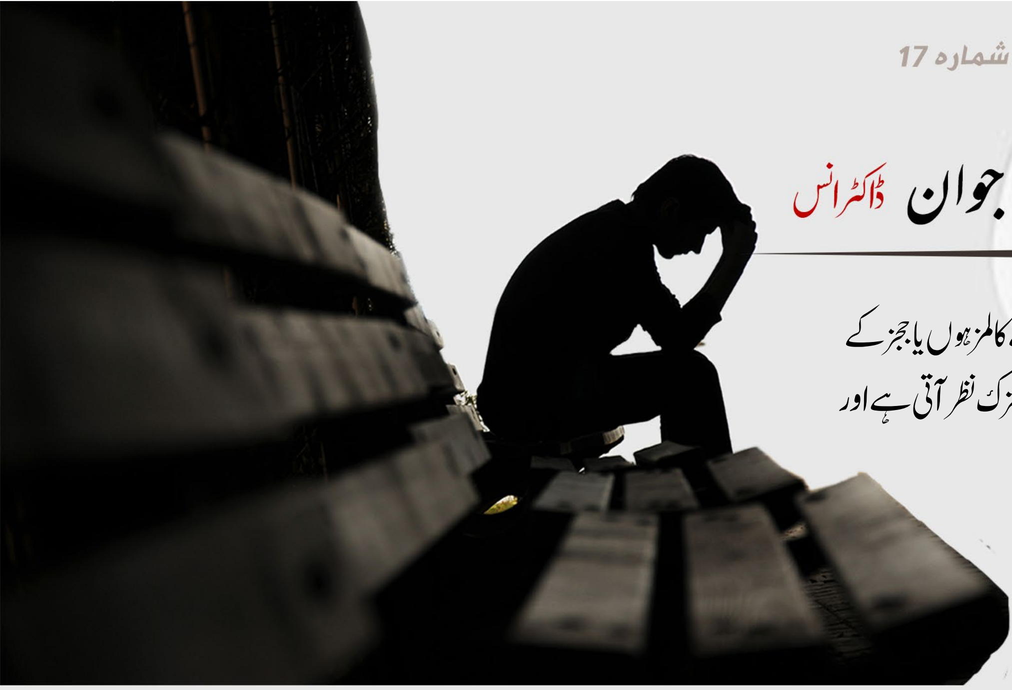
ایک دفعہ ایسا ہوا کہ قاری صاحب کے سامنے ایک پتھر دشمن کی گولی کا نشانہ بن گیا، پتھر کے ذرات سے قاری صاحب کے چہرے پر تھوڑی چوٹ آئی لیکن قاری صاحب نے اس چوٹ کو نارمل سمجھا۔ طیارے ابھی تک راؤنڈ پر تھے، ساتھی تھک چکے تھے، کیونکہ ایک طرف روزہ تھا دوسری طرف زخمیوں کے لیے کوئی دوا نہیں تھی اور تیسری طرف کم وسائل اور جنگی گولہ بارود۔ اس سب نے ہمیں ایک طرف قدم اٹھانے پر مجبور کیا۔ دشمن پر دوسرے حملے کے لیے خود کو تیار کرنے کے لیے امیر صاحب نے کہا کہ حصار توڑنا ہو گا۔ جو ساتھی زخمی ہوئے تھے، امیر صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے انہیں میدان جنگ سے تھوڑا سائیڈ پر رکھا جبکہ ہم دشمن سے ان کا دفاع کر رہے تھے۔

یہ معرکہ جنوبی وزیرستان کے علاقے زرمیلنہ میں دریائے گومل سے چند میٹر کے فاصلے پر پیش آیا تھا، پیاس کی شدت سے ہماری زبانیں جل رہی تھیں، امیر صاحب کے جانے کے بعد ہم نے بھی حرکت شروع کی،

دوپہر کا وقت تھا، ہمارا راستہ ایک برساتی نالے پر تھا، ہم اپنے آگے والے ساتھیوں کا دفاع کرنے، دشمن کی گھات سے خود کو بچانے اور جائے وقوعہ سے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہم پانچ منٹ بھی نہیں چل پائے تھے کہ فائرنگ کی زد میں آگئے، دیکھا کہ ایک اونچی جگہ پر فوج گھات لگائے بیٹھی تھی، ہمارے پاس نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، فوج پیچھو سے آگے بڑھ رہی تھی اور سامنے سے مسلسل فائرنگ۔ اب یہ قربانی کا دوسرا مرحلہ تھا، ساتھی ایک طرف ہٹ گئے، ہمارے ساتھیوں میں سے حنظلہ اور ایک دوسرے مجاہد پہاڑی کی طرف دوڑنے لگے، حنظلہ دوڑ رہے تھے کہ مسلسل فائرنگ کی زد میں آگئے، موقع پر گر کر شہید ہوگئے، دوسرے مجاہد کے پاؤں پر زخم لگا ہوا تھا، بمشکل چلنے پھرنے کے قابل تھا، وہ اسی زخمی حالت میں جائے وقوعہ سے چلا گیا، حنظلہ پانچویں شہید تھے جو ابدی سفر میں ہمارے قافلے سے چلے گئے، اس بار عبیدہ اور ایک اور مجاہد نے نکلنے کا ارادہ کیا۔

آہ! وہ دلیر، شجاع اور جنتی عبیدہ!

عبیدہ نے معرکہ کی آغاز سے ہی اپنی زلفیں پیچھو باندھ رکھی تھیں، ابھی تک اس نے بہادری کی ساتھ لڑائی کی، یہ عجیب منظر تھا جب وہ جانے ہی والے تھے، اس نے اپنے بال کھول کر لہرائے، عبیدہ نے ہماری طرف دیکھا، اس کا چہرہ کچھ زیادہ ہی حسین لگ رہا تھا، وہ حنظلہ کی طرف بھاگا، ہم نے عبیدہ کے دفاع کے لیے دشمن مشغول کرنا چاہا، عبیدہ بھاگنے کی حالت میں تھا، جب وہ بھاگتے ہوئے تھوڑا آگے گیا تو فائرنگ نے اس کا راستہ بھی روک دیا، عبیدہ رخ بدلنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اچانک وہ گر گیا، عبیدہ کی ٹانگوں اور سینے پر گولیاں لگیں، اس کا دوسرا مجاہد ساتھی بھی کئی اعضاء پر زخم سجا چکا تھا، اس جنگ کی کیفیت بہت ہی مختلف تھی، ہم میں سے ہر ایک نے دینِ مبین اسلام کے نفاذ کے لیے اپنے جانوں پر زخم کھا کر قربانیوں کی لازوال داستانیں تاریخ اسلام میں رقم کر دی تھیں، کوئی بھی زخموں سے خالی نہیں تھا، ہمارے ساتھی ایک ایک کر کے کم ہوتے جا رہے تھے، ساتھیوں کی شہادت پر ہم غبار آنکھوں سے یتیموں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھتے جا رہے تھے، ساتھیوں کے سینے غصے اور "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" کی طوفانی لہروں سے بھر گئے تھے، ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا کرنا ہے، کیونکہ یہ ایک ایسی حالت تھی کہ ہر کسی کو اپنے ساتھی کی شہادت پر رشک تھا، میں زخمی عبیدہ کے پاس گیا، اس کے چہرے پر بال بکھرے ہوئے تھے، ابھی تک اسکے چہرے کے زخم سے خون بہہ رہا تھا کہ ظالموں نے اس کو سینے پر مارا، میں نے اس کے مبارک چہرے سے بال ہٹائے، عبیدہ ہنس رہے تھے، عبیدہ نے مجھ سے کچھ وصیتیں کیں۔ کہا کہ میرے والدین کو بتاؤ کہ عبیدہ اپنی شہادت کے وقت ہنس رہا تھا اور بہت خوش تھا، انہیں بتاؤ کہ عبیدہ نے اپنے رب کی محبت پر اپنے آپ کو قربان کر دیا، کہو کہ آپ کا بیٹا ہجرت کے دوران اسلام کے دفاع کرتے ہوئے شہید ہوا، عبیدہ نے مجھے بزبان حال کئی کہانیاں سنائیں، کہا کہ امت مسلمہ کے نوجوانوں کو پکارو کہ یہ آرام و سکون کا وقت نہیں ہے، اگر آپ مظلوموں کا دفاع نہیں کر سکتے کم از کم اس بابرکت اور عظیم راستے پر اپنی جانیں تو قربان کر سکتے ہو۔ وہاں میرے ساتھی فوج پر کاری ضربیں لگا کر گولیاں چلا رہے تھے اور یہاں عبیدہ مجھے عشق کی کہانیاں سنا رہا تھا، مجاہد کی شہادت کی خوشی دنیا کی کسی بھی بڑی خوشی سے کم نہیں ہوتی، عبیدہ کے چہرہ پر پسینہ آگیا، اس کا رنگ سویرے کے گلاب جیسا تھا، عبیدہ نے شہادت کے وقت مبارک کلمات کہے لیکن ساتھیوں کو وقت اور حالات کے جبر کے سامنے تنہا چھوڑ دیا۔ عبیدہ ہجرت کی راہ میں بدن لہو سے سجائے بارگاہ الٰہی میں چلے گئے، عبیدہ کے ساتھ ایک اور مجاہد بھی تھا لیکن وہ زخمی ہوگیا، ہماری آخری تمنا فتح یا شہادت تھی، اس لیے تو ہمیں گولیوں سے لگے ہوئے زخم معمولی لگ رہے تھے، عبیدہ کی شہادت کے بعد ایک ساتھی دفاع پہ تھا تو دوسرا ساتھی محاصرہ کی جگہ سے نکلتا جا رہا تھا، فوج بھی ہماری ہمت اور فولادی عزم سے تھک چکی تھی، ہم ان کی نظروں سے بچ کر نیچے دریائے گومل تک پہنچ گئے، وہاں ہم تھوڑی دیر آرام کر کے پھر روانہ ہوئے، شام کے اندھیرے تک ہم چلتے رہے، راستے میں ایک جگہ دوسرے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، ساتھی جگہ جگہ فوجی دستوں سے ٹکرا کر لڑ رہے تھے، کچھ فاصلے کے بعد ہم ایک غار تک پہنچ گئے، ہر ساتھی زخمی تھا، زخموں سے خون بہہ رہا تھا، ہم نے اپنے ساتھیوں کے زخموں کو رومالوں سے باندھ دیا تھا، ہم سب یہاں غار میں خاموش ہوگئے، لیکن فوج پھر بھی ہمارا پیچھا کرتی رہی، انہوں نے غار پر کئی بار مارٹر گولے برسائے، امیر صاحب نے اپنے ساتھیوں کو گولی چلانے سے منع کیا، امیر صاحب نے کہا کہ گولی مت چلانا، کیونکہ انہیں ہماری لوکیشن کا تعین ہو جائے گا، وہی ہوا کہ ہم نے صبح تک یہاں جاگ کر رات گزاری، فجر کے وقت ترصد والے ساتھی نے علاقے کا جائزہ لیا، کہا کہ فوج چلی گئی ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے، جب ساتھی دوسری منزل پر جانے کی کوشش کر رہے تھے، تب بھی ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا، زخموں کے درد ابھی تک کم نہیں ہوئے تھے، عزائم و ہمت کی چٹانوں کو سر کرتے ہوئے قافلہ ایک بار پھر دشمن کے شکار کے ارادے سے روانہ ہوگیا۔



مستقبل سے مایوس پاکستانی جوان

ڈاکٹر انس

خبریں ہوں، ٹیلی ویژن کے ٹاک شوز ہوں، اخباروں کے کالمز ہوں یا ججز کے ریمارکس ہوں مختلف زاویوں سے ایک چیز سب میں مشترک نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ پاکستان میں دو طبقے ہیں:

ایک ریاست کا حکمران ہے اور دوسرا عوام ہے۔

جو طبقہ حکمران ہے وہ پاکستان کے وسائل پر قابض ہے۔

اور عوام کا طبقہ بھوک، غربت، بے روزگاری سے پریشان ہے۔

حکمران طبقے کی دولت میں اور عوام کے مسائل اور مشکلات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

حکمران طبقے کی لوٹی گئی دولت باہر ملکوں میں جا رہی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اور عوام کے جوان دو وقت کی روٹی کے لیے جنگلوں اور سمندروں کے خطرناک راستوں سے باہر ملک جانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

حال ہی میں یونان کے قریب ایک حادثہ ہوا جس میں ۳۰۰ کے قریب پاکستانی مسلمان بھائی بھی سمندر میں ڈوب کر جاں بحق ہوئے۔ یہ پاکستانی کیوں غیر قانونی راستے سے اتنے خطرناک طریقے سے باہر جا رہے تھے؟ اس کے علاوہ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ پاکستان میں اپنے اچھے مستقبل سے مایوس تھے، اگر وہ مایوس ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ پاکستانی معیشت کو اس حال پر پہنچانے والا کون ہے؟ وہی طبقہ جو بااختیار اداروں میں بیٹھا ہے اور اپنے مفاد کو پاکستان کے مفاد پر ترجیح دے رہا ہے۔

پچھلے ہی دنوں سپریم کورٹ کے ایک سینئر جج نے ایک کیس میں ریمارکس دیے کہ...

"طاقتور اشرافیہ کا منظم طریقے سے وسائل پر قبضہ کرنا ریاست کو کھوکھلا کر رہا ہے۔"

ملک کے کونے کونے میں یہ بات گونج رہی ہے کہ پاکستان کا حکمران طبقہ ہی پاکستان کے مسائل کی جڑ ہے۔ اس طبقے نے پاکستان کا وہی حشر کیا ہے جو انگریز نے برصغیر کا کیا تھا۔ یہ طبقہ اسلام اور پاکستان دونوں کا غدار ہے۔ یہ غلیظ اور ظالمانہ جمہوری نظام اس طبقے کا محافظ ہے اس لیے یہ طبقہ اس نظام کا محافظ ہے۔ اس نظام کو جڑ سے اکھاڑے بغیر پاکستان میں خوشحالی نہیں آ سکتی۔ پاکستانی جوان جمہوریت کے فریب کو سمجھیں۔

پاکستانی جوان ہمت کریں اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے ساتھ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دیں۔

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود!

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ

عید الاضحیٰ کی مناسبت سے عالی قدر امیرالمؤمنین شیخ القرآن و الحدیث مولوی ہبۃ اللہ اخند زادہ حفظہ اللہ کا پیغام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحيم

اللّٰہ أكبر اللّٰہ أكبر، لا إله إلا اللّٰہ واللّٰہ أكبر، اللّٰہ أكبر ولله الحمد

الحمد للّٰہ نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا ومن سـيئات أعمالنا من يهده اللّٰہ فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا اللّٰہ وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، صلوات اللّٰہ و سلامه عليه و على آله و أصحابه أجمعين،

اما بعد: فقد قال اللّٰہ عز وجل:

ـــ إِنَّا أَعْطَيْنَاکَ الْكَوْثَرَ (1) فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (2) إِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْأَبْتَرُ (3) الكوثر

ترجمہ: یقیناہم نے آپ کو بہت سا خیر عطا کیا ہے، اس لیے تم خاص اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور (خاص اسی کے لیے) قربانی کرو۔ (نعمتوں کا شکر جاری رکھو یقینا تمھارا تذکرہ ختم نہیں ہوا بلکہ) تمھارا دشمن بے نام و نشان (مقطوع الذکر اور مقطوع الخیر) ہے۔ (عزیز التفاسیر جلد:13 ص:256)

ـــ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [162] الانعام

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ یقینا میری نماز اور میری قربانی اور (بالآخر) میری زندگی اور میری موت خاص اللہ تعالی جل جلالہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (عزیز التفاسیر، جلد 4، ص:403).

ـــ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ .... وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ [سُورَةُ البَقَرَة : 196]

ترجمہ: اور حج اور عمرہ دونوں صرف اللہ تعالی جل جلالہ کی رضا کے لیے پورے کرو، اور اللہ تعالی سے ڈرو اور سمجھ جاو کہ بے شک اللہ تعالی جلاجلالہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ (عزیز التفاسیر).

ـــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ –صلى اللّٰہ عليه وسلم– بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وسَمَّى وَكَبَّرَ قال: رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بسم اللّٰہ واللّٰہ اكبر، متفق عليه،

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگوں والے کالے سفید مینڈوں کی قربانی کی، انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور تسمیہ اور تکبیر پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا انہوں نے ان کے پہلو یا گردن پر پاؤں رکھی تھی اور پڑھ رہے تھے بسم اللہ واللہ اکبر

ـــ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ –صلى اللّٰہ عليه وسلم– قَالَ « مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهَا لَتَأْتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلاَفِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا» رواه الترمذى و ابن ماجه

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا کوئی عمل یوم النحر (قربانی کے دن) للہ تعالی کو خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب نہیں۔ وہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، اون اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ذبح کے وقت اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جاتا ہے اس لیے اس کے ذریعے (قربانی کر کے) خوشی حاصل کرو۔

افغانستان کے مجاہد عوام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے نام

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے آپ کو عید الاضحی کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالی آپ کی قربانی، صدقات، حج، اسلام کی راہ میں خدمات اور تمام اعمال حسنہ قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

امید ہے ہمارے عید کے مبارک ایام خوشی سے گذریں گے اور ہم عید کی نماز، قربانی، حج اور دیگر تمام عبادات احسن طریقے سے ادا کریں گے۔

عید الاضحیٰ کے مبارک دنوں میں ایک جانب قربانی کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے تو دوسری جانب حرمین شریفین میں دنیا کے مختلف ممالک سے میلینوں مسلمان اس میں حج کا مبارک فریضہ ادا کرتے ہیں۔

یہ عبادت، اخوت اور قربانی کے وہ دن ہیں جو اہل اسلام کو اتحاد اور ہمدردی کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالی کی رضا کے لیے قربانی اور ایثار کا احساس دلاتے ہیں۔ چونکہ عبادت اور قربانی کے یہ ایام ہمارے عوام پر ایسے حالات میں آرہے ہیں کہ ہمارا ملک اسلامی نظام اور مکمل امن و امان سے بہرہ ور ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے تاکہ مزید اللہ تعالی کے انعامات کے مستحق ٹھہریں۔

للہ الحمد، امارت اسلامیہ کی حاکمیت کے ساتھ اسلامی نظام پھر سے قائم ہو چکا ہے۔ مقدس اسلامی شریعت کا اعلان اور نفاذ ہو چکا ہے۔ دینی شعائر کی سربلندی اور دینی مراکز کی وسعت اور مضبوطی کے لیے اہم اقدامات ہو چکے ہیں۔ قانون سازی، حکومت داری، قضاء، معیشت، ثقافت اور زندگی کے دیگر میدانوں میں دینی اصلاحات جاری ہیں۔

یہ وہ تمام تر اہداف و اقدار ہیں جن کے حصول کے لیے ہمارے مؤمن عوام نے طویل مزاحمتیں کی ہیں اور بڑی قربانیاں دی ہیں۔ قومی سطح پر افغانستان کا استقلال اور خود مختاری ایک بار پھر محفوظ ہو گئی ہے۔ اسلامی اخوت اور قومی وحدت مضبوط ہو گئی ہے۔ قوم، زبان اور علاقے کے نام پر ہر طرح کی تعصبات ختم ہو چکے ہیں۔ ملک کی سرحدیں محفوظ ہو گئی ہیں اور ملک کے تمام سرحدات کی مضبوطی سے حفاظت کی جاتی ہے۔ قومی سرمایہ جیسے کسٹمز ٹیکسز اور دیگر مالیاتی آمدنی، معدنیات، سرکاری زمینیں، جنگلات اور دیگر املاک جو قوم کا مشترکہ سرمایہ ہیں طاقتور لوگوں کے قبضے سے واگزار کروا کر بیت المال کے املاک کے طور پر محفوظ کر دی گئی ہیں۔

امارت اسلامیہ کی حاکمیت کے بعد خواتین کا زبردستی نکاح اور دشمنی کے عوض ان کے رشتے دیے جانے سمیت دیگر بہت سے ظالمانہ رسومات سے ان کی حفاظت کے لیے لازمی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے تمام شرعی حقوق محفوظ کر دیے گئے ہیں۔ معاشرے کی نصف آبادی کی حیثیت سے خواتین کی اصلاح، حجاب، عفت اور انہیں غیر مخلوط ماحول کی فراہمی کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ خواتین کی بے حجابی اور گمراہی سے متعلق بیس سالہ جارحیت کے منفی اثرات ختم ہونے کو ہیں۔ خواتین کے حقوق کے متعلق چھ مادوں پر مشتمل فرمان کے اجرا سے ایک آزاد اور باعزت انسان کی حیثیت سے خواتین کو دوبارہ مقام دیا گیا ہے۔ نکاح، میراث اور دیگر حقوق کے تحفظ کے لیے پوری انتظامیہ کو خواتین سے تعاون کا حکم دیا گیا ہے۔ شرعی عدالتوں کی فعالی سے شریعت ایک بار پھر عملی طور پر نافذ ہو چکا ہے۔ وہ دینی احکام اور شرعی اوامر، حدود اور قصاص جس کے عملی اجرا کے امکانات نہ تھے للہ الحمد اب ان کا اجرا ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بڑا فریضہ عملا سر انجام دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے اسلامی اصولوں کے مطابق اعتدال، مصلحت اور شفقت کے اصولوں کے مطابق معاشرے کی اصلاح کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جس سے معاشرے میں دن بہ دن اصلاح بڑھ رہی ہے اور منکرات ختم ہونے کو ہیں۔

اقتصادی حوالے سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اندازے جس میں یہاں اقتصادی سقوط اور مکمل بحران کی پیش گوئی جارہی تھی اللہ تعالی کے فضل سے غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اپنے قریبی تاریخ میں پہلی بار ملک اقتصادی لحاظ سے خود کفیل ہوا ہے اور تعمیر نو، زراعت، آب پاشی، سڑکوں کی تعمیر، معدنیات کے اخراج اور دیگر شعبوں میں اہم اقدامات شروع کر دیے گئے ہیں اور سب زیر عمل ہیں۔

امارت اسلامیہ اقتصادی حوالے سے مزید ترقی اور ملک کے اقتصادی مسائل کے خاتمے کے لیے تمام سرمایہ کاروں اور قوم تاجروں کو دعوت دیتی ہے کہ مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کر کے ملکی تعمیر و ترقی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ امارت اسلامیہ ان کے تحفظ اور تمام حقوق کی ادائیگی کے لیے پر عزم ہے۔ تمام سرکاری اداروں پر ذمہ داری عائد کر دی گئی ہے کہ ملکی خوشحالی اور اقتصادی ترقی کے لیے سرمایہ کاروں کو ضروری سہولیات فراہم کریں۔

چونکہ ہمارے ہاں کئی عشروں سے مسلسل جنگیں رہی ہیں اور لاکھوں یتیم بچے، بیوائیں اور بے سہارا لوگ ہیں میراث میں ملے ہیں۔ امارت اسلامیہ ان کے حقوق کے تحفظ اور تعاون کے لیے مضبوط عزم رکھتی ہے۔ اسی طرح اہل خیر صاحب حیثیت شہریوں خصوصا یتیموں اور بے سہارا بچوں کے رشتہ داروں کو دعوت دیتے ہیں کہ ان کو نہ بھولیں۔ ان کی پرورش، تربیت اور تعاون پر پوری توجہ دیں۔ چونکہ پورے ملک میں مکمل امن و امان قائم ہو چکا ہے، اسلامی نظام حاکم ہو چکا ہے، اس لیے معاشرے میں وہ لوگ جو لوگوں کے امن کے لیے خطرہ بنیں،

عید الاضحیٰ کی مناسبت سے عالی قدر امیر المؤمنین شیخ القرآن والحدیث مولوی ھبۃ اللہ اخند زادہ حفظہ اللہ کا پیغام

ان سے مطالبہ یہ ہے کہ اب مزید اپنے ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ساتھ پر سکون زندگی گذاریں، پائیدار امن کے قیام میں امارت اسلامیہ سے تعاون کریں۔ غیروں کے مفادات کے لیے اپنے ملک میں موجود امن وامان تباہ نہ کریں۔

گداگر افراد کو گداگری سے روکنے کے لیے قابل ذکر اقدامات کیے گئے ہیں۔ ہزاروں ایسے گداگر جو تحقیق کے بعد حقیقی ضرورت مند ثابت ہوئے ہیں انہیں امارت اسلامیہ کی جانب سے وظیفہ جاری کر دیا گیا ہے۔ مگر پیشہ ور اور غیر مستحق گداگروں کو روکنے کے لیے علما کرام، مساجد کے ائمہ اور دیگر مؤثر لوگوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ گداگری کی برائی اور کسب معاش کی ترغیب کے لیے مذکورہ لوگوں کو بروئے کار آنا چاہیے۔ امارت اسلامیہ کے تعمیری اور مفید اقدامات کی برکت سے منشیات کی کاشت تقریبا صفر ہو چکی ہے۔ شریف شہریوں نے اسلامی تعلیمات کے مطابق عالمی اداروں سے کسی قسم کی لالچ یا ان کی امداد کے بغیر متبادل معاشی اقدامات پر توجہ دی ہے۔ اور اس کے مثبت نتائج دن بدن سامنے آرہے ہیں۔ اسی طرح ہر طرح کی منشیات کی درآمد، اس کی پیداوار اور استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ جس سے الحمد للہ بڑے پیمانے پر شہری خصوصا نوجوان نسل اس کے نقصان سے محفوظ ہے۔

امارت اسلامیہ کے بہت سے متعلقہ ادارے ان شہریوں کے علاج کے لیے بروئے کار ہیں جو جارحیت کے گذشتہ بیس سالہ دور میں منشیات کے عادی ہو چکے تھے۔ ان لوگوں کی صحت، تفہیم اور معمول کی زندگی کی جانب ان کے لوٹانے کی کوششیں منظم طریقے سے جاری ہیں۔

بیس سالہ جارحیت کے دور میں افغان مومن عوام کے بہت سے حقوق تلف کیے گئے ہیں اور بیت المال کے سرمایے پر طاقت ور لوگوں کا قبضہ رہا ہے۔ اس لیے امارت اسلامیہ نے ان نقصانات کی ادائیگی اور مغصوبہ زمینوں کی واگزاری کے لیے کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ جس نے اب تک سینکڑوں ایکڑ مغصوبہ زمین واگزار کروالی ہے۔ ظلم اور قبضے کا خاتمہ ہر مسلمان کا شرعی فریضہ ہے اس لیے ہر شہری کو ہدایت دیتا ہوں کہ مغصوبہ زمینوں کے واگزاری کمیشن سے تعاون کریں۔ تاکہ عام لوگوں اور بیت المال کی مغصوبہ زمینیں قبضہ سے آزاد اور اصل حقدار تک پہنچ جائیں۔

امارت اسلامیہ پوری دنیا خصوصا اسلامی ممالک کے ساتھ تعمیری سیاسی اور اقتصادی تعلقات چاہتی ہے اور اس حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری کر چکی ہے۔ جس طرح ہم دیگر ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے اسی طرح دوسرے لوگوں کو بھی اجازت نہیں دیتے کہ کسی بھی بہانے اور عنوان سے ہمارے داخلی معاملات مداخلت کریں یا ہمیں ہدایت دیں۔

امارت اسلامیہ کے ذمہ داران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ حکومت داری کے تمام شعبوں میں مومن عوام کی خدمت، حفاظت اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی سے ادا کریں۔ اپنے دروازے عوام کے لیے کھولیں۔ ان کے کام احسن طریقے سے فوری طور پر کر کے دیے جائیں۔ عام آدمی سے کبھی ایسا رویہ نہ رکھیں کہ وہ اپنے آپ کو حکام سے کم تر یا غیر محسوس کرنے لگیں۔ یہ وہی عوام ہیں جنہوں نے بیس سالہ جہاد کے دور میں اپنی جان، مال، گھر اور بچے مجاہدین کے لیے قربان کیے اور ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار رہے۔ اب یہ سرکاری حکام کا امتحان ہے کہ ان سے کیسا رویہ رکھتے ہیں؟ سیکیورٹی ذمہ داران کو میری ہدایت ہے کہ بالخصوص عید کے دنوں میں اپنے عوام کے سکون، خدمت اور تحفظ پر پوری توجہ دیں۔ اپنے شہریوں کی خوشحالی اور سکون کے لیے تمام لازمی اقدامات اٹھائیں۔ شہدا، معذوروں اور یتیموں کے خاندانوں کی خبر گیری کریں اور اپنی بساط کے مطابق ان کی مدد کریں۔

ہمارے مومن ہم وطنو!

ہماری اور آپ کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ اپنے اسلامی نظام کا تحفظ، پرورش اور خدمت کریں۔ یہ نظام ہزاروں شہدا کے خون کی قیمت اور مجاہد عوام کی شدید محنت اور قربانیوں سے قائم ہوا ہے۔ آئیے اس کی حفاظت کے لیے ہم سب متفق ہو کر ہمت کریں۔ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوں۔ دشمنوں کی تمام سازشیں ناکام بنائیں۔ امن وامان، خوشحالی، آبادی اور عوامی خدمت کی قدر کریں اور ان کی مزید مضبوطی کے لیے بروئے کار آجائیں۔

مقام شکر ہے کہ ہمارے ملک سے ہزاروں حجاج کرام حج کے عظیم فریضے کی ادائیگی کے لیے بیت اللہ شریف گئے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے حکام کی جانب سے پورے اہتمام کے ساتھ ان کی خدمت کی جارہی ہے اور انہیں تمام لازمی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ حرمین شریفین میں دنیا بھر کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج کرام سے میری درخواست ہے کہ پوری امت مسلمہ خصوصا افغانستان کے اذیت رسید عوام کے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالی انہیں دنیوی اور اخروی سعادت سے نوازے۔

ہم فلسطین کے خواتین، بچوں اور عام نہتے مسلمانوں پر اسرائیلی مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور دیگر ممالک سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بڑے انسانی جرم اور وحشیانہ مظالم کی روک تھام کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

اسلامی ملک سوڈان کے عوام اور حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اپنے اندرونی اختلافات اور جنگیں ترک کر دیں۔ اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کے لیے مل کر کام کریں۔ بلکہ مجموعی طور پر امت مسلمہ کے تمام مسائل اور پریشانیوں کا حل ان کے اتحاد و اتفاق میں ہے۔ اس بڑے مقصد کے حصول کے لیے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اس کا ادراک کرے اور پورے خلوص اور احساس سے اسے ادا کرے۔ تاکہ مفاد پرست حلقوں کی تفرقہ ڈالنے کی کوششیں ناکام ہوں اور مسلمان عوام اسلامی اخوت اور اتفاق کی نعمت سے بہرہ مند ہوں۔

آخر میں ایک بار پھر مومن عوام کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد دیتا ہوں۔ اللہ کرے ہمیشہ ہم اپنی عید اسی طرح مکمل آزادی اور اسلامی نظام کے سائے میں منائیں۔ والسلام

(امیر المؤمنین شیخ القرآن والحدیث مولوی)

ہبۃ اللہ اخند زادہ

7/12/1444ھ

_ 2023/6/25ء

عید اضحیٰ مبارک

عید الاضحیٰ کے پر مسرت موقع پر تحریک طالبان پاکستان کے امیر محترم مفتی ابو منصور عاصم محسود حفظہ اللہ کا مظلوم پاکستانی قوم کے نام پیغام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسـلام علی رسول اللّٰہ و علی آلہ وصحبہ

ومن والاہ أما بعد

فأعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وقال تعالی: لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ وقال رسول الل : مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا.
(رواہ الترمذي)

تمام مسلمانوں کو عموماً اور مملکت خدا داد پاکستان میں آباد مظلوم اقوام کو خصوصاً عید الاضحیٰ کے مبارک دن آنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، اللہ آپ حضرات کی قربانیاں اور عید الاضحیٰ کے دوسرے نیک اعمال اپنے دربارِ عالیہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

عزیز ہم وطنو! پاکستان ایک عظیم نعرے، وعدے اور تعہد کے نتیجے میں وجود میں آیا تھا (کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ) پاکستان کے وجود، استقلال اور آزادی کا مقصد اسلامی نظام تھا، اسی وعدے اور تعہد کے نتیجے میں یہاں آباد بڑی بڑی قوموں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا، ورنہ پاکستان کے ساتھ الحاق کی ان اقوام کو نہ کوئی اقتصادی ضرورت تھی، نہ عسکری، نہ جغرافیائی اور نہ لسانی۔

مسلمانانِ ہندوستان کی تقسیم اور غازیوں و آزاد پشتونوں کا الحاق صرف اس لیے تھا کہ پاکستان اسلام کے عادلانہ نظام کے لیے وجود میں آ رہا ہے، اسی تعہد کے لیے محمد علی جناح نے اس زمانے کے بلند پایہ اکابر (حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اور مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع رحمہ اللہ) کو پشتونوں کے آزاد و غازی وطن کی طرف بھیجا، یہ دونوں حضرات یہاں پر دورے کرنے لگے۔ پشتون چونکہ اپنی دینی فطرت کی اساس پر علماء کرام اور بالخصوص اکابر علمائے دیوبند (کثر اللہ سوادہم) کے بے حد قدر دان ہیں، اس لیے ان کی یقین دہانی پر پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا، ورنہ پشتون کہاں اپنی آزادی اور اسلامی تشخص (جسے انہوں نے مسلسل غزاؤوں اور جہادی سلسلوں کی بدولت برقرار رکھا تھا) محمد علی جناح کی جھولی میں ڈالنے کے لیے تیار تھے۔ بدقسمتی سے ہوا وہی جس کی اُس وقت کے اونچے درجے کے بعض اولیاء اللہ اور اکابر علماء کرام نے پیش گوئی کی تھی کہ پاکستان اسلامی نظام کے لیے نہیں بنایا جا رہا، بلکہ یہ ایک سازش ہے جس کے ذریعے ایک طرف مسلمانانِ ہند کو تقسیم کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف برطانوی انخلا کے بعد اسلامی نظامی کے امکانات کو روکا جا رہا ہے۔ پہلے دن سے نومولود پاکستان (جو کہ دھوکہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا) پر فرنگی سامراج کی تربیت یافتہ غلام فوج (جسے "رائل انڈین آرمی" کہا جاتا تھا اور آج کل پاک فوج کے نام سے متعارف ہے) نے قبضہ کیا اور سب سے زیادہ توجہ اس کام کی طرف دی کہ ایسا نہ ہو کہ یہاں خدائی قانون نافذ ہو جائے اور ایک حقیقی اسلامی معاشرہ تشکیل پائے، اس لیے انہوں نے ہر اُس نعرے، آواز اور تحریک کو دبایا جس نے قیامِ پاکستان کے تعہد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔

اسی طرح پہلے ہی دن سے پڑوسی ملک افغانستان میں مسلسل دخل اندازی کی پالیسی اپنائی اور عالمی کفری طاقتوں کے اشارے اور تعاون پر افغانستان کو ہمیشہ غیر مستحکم کیا، اور اس سے بھی ان کا مقصد اسلامی نظام کی راہ روکنا ہے۔ تب ہی تو امارتِ اسلامی (افغانستان) کے سقوط میں بنیادی کردار پاکستان کے اربابِ اقتدار نے ادا کیا، مجاہدین اسلام اور امارتِ اسلامی کے مناصرین و معاونین کو گرفتار کر کے امریکا کے ہاتھوں فروخت کیا، امریکہ سے ڈالر کمانے کی خواہش میں آزاد قبائل اور پختونخواہ کے دوسرے علاقوں میں وحشیانہ فوجی آپریشنز کیے، مساجد و مدارس کو بلڈوز کیا، بعض مشہور و معروف دینی مدارس کو کالج میں تبدیل کیا، علماء کرام اور مشائخ عظام کو بے دردی سے شہید کیا، ہزاروں کی تعداد میں راسخ العقیدہ مسلمان نوجوانوں کو لاپتہ کیا، (جن کی اکثریت تاحال لاپتہ ہے) اور ہزاروں کو جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کیا (اور یہ ظالمانہ سلسلہ تاحال جاری ہے) بلوچ قوم کے سپوتوں کے ساتھ بھی یہی ظالمانہ اور وحشیانہ سلسلہ چل رہا ہے۔

قبائلی عوام کو وحشت و بربریت کے ذریعے دبانے کی سر توڑ کوشش کی، حتی کہ فوجی دباؤ کے تحت ان کے آزاد اسلامی و قبائلی تشخص کو ختم کر کے کفری جمہوری نظام میں ضم کر دیا، حالانکہ آزاد قبائلی پٹی ڈیورنڈ کے غیر فطری ظالمانہ معاہدے کے تناظر میں بھی برطانوی ہند (موجودہ پاکستان) اور افغانستان کے درمیان حدِ فاصل تھا اور قیامِ پاکستان کے بعد مذکورہ بات کی دوبارہ توثیق پاکستان کے پہلے گورنر جنرل محمد علی جناح اور اُس وقت افغانستان کے وزیر اعظم نے کراچی میں کی۔

ناپاک فوج نے اپنے تاریخی غدر کی بنیاد پر وفاقِ پاکستان کے اخلاقی جواز کو ختم کیا ہے، پاکستان کا غیر طبعی وفاق نظریۂ پاکستان کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا اور یہ نعرہ گزشتہ 75 سال میں عملی نہ ہو سکا، بلکہ جب بھی کسی نے نظریۂ پاکستان کو عملی جامہ پہنانے کے حوالے سے بات کی ہے تو اسلام دشمن فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے اُس کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کیا ہے، اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان تکمیلِ پاکستان اور بقاءِ پاکستان کی جنگ لڑ رہی ہے۔ مملکت خداداد پاکستان میں اگر نظریۂ پاکستان کو عملی نہیں کیا تو یہ ملک متحد نہیں رہ سکتا۔

الحمد للہ! تحریک طالبان پاکستان گزشتہ 15 سال سے ان اسلام دشمن پالیسیوں، اقدامات اور فوجی قبضے کے خلاف مقدس و مبارک جہاد میں مصروفِ عمل ہے، جس میں (الحمد للہ) اس اسلام دشمن فوج کے سینکڑوں آفیسرز اور ہزاروں غلام سپاہی اپنے منطقی انجام تک پہنچ چکے ہیں اور ان شاء اللہ اپنے شرعی اہداف کے حصول تک ہمارا مقدس جہاد جاری رہے گا۔

الحمد للہ! ہمارے مبارک جہاد میں ہماری غازی و مجاہد قوم بڑی معاون و مددگار رہی ہے، اور وہ وقت دور نہیں کہ اللہ کے فضل اور اپنی مسلمان قوم کی مدد سے ہم اس ناپاک و غدار فوج کو اپنی پاک سرزمین سے بھاگنے پر مجبور کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

ہم ملک کے تمام راسخ العقیدہ مسلمانوں (بالخصوص دینی طبقات) کو دعوت دیتے ہیں کہ اصل بیماری اس ملک پر اسلام دشمن فوج کا قبضہ ہے اور جتنا ممکن ہو اس اسلام دشمن فوج کے خلاف نظریہ پاکستان کو عملی جامہ پہنانے اور اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے تحریک طالبان پاکستان کے مقدس جہاد میں تعاون کریں، کیونکہ اس مبارک جہاد میں دینی اقدار و مقدسات کا تحفظ ہے، اس جہاد ہی کی بدولت سیکولرزم کے خطرناک سیلاب سے نوجوان نسل کو بچایا جا سکتا ہے اور آئندہ نسلوں کے ایمان و اسلام کا تحفظ ہو سکتا ہے۔

والسلام

آپ کا بھائی

مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود حفظہ اللہ

امیر تحریکِ طالبان پاکستان

UMAR MEDIA



کس کو اٹھانا ہے؟ سے پولیس کو بلانا ہے تک کا سفر



بولتی تصویریں

بولتی تصویریں



دیکھ ایسے رہا ہے جیسے آئی ایم ایف پر اس کا قرضہ ہو،
ویسے صحافی برادری کو ان کیخلاف آواز اٹھانی چاہئے تھی

بولتی تصویریں



یہ روشنیوں کے شہر کراچی کی ایک جھلک ہے، ڈاکوؤں نے شہریوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ اس حوالے سے عمر میڈیا پر جلد ایک تفصیلی ویڈیو نشر ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

بولتی تصویریں



Independent Urdu
15h ·

پاکستان کی پہلی آن لائن فضائی ٹیکسی سروس متعارف کرانے والی نجی کمپنی ’سکائی ونگز‘ کے سی ای او کے مینیجر نے تصدیق کی ہے کہ عمران اسلم بدھ سے لاپتہ ہیں۔

independenturdu.com
کراچی: پاکستان کی پہلی ایئر ٹیکسی کے سربراہ عمران اسلم لاپتہ

ٹھیک ہی کیا بھئی!

یہاں بغیر وردی کا کیا کام کہ ترقی کا دعوی کرے۔

بولتی تصویریں



لاکھوں حسینائیں اور غیرت سے پاک نوجوان
تیری عفت و شجاعت پر قربان، اے ام حسان!



بلا عنوان!



ARMED FORCES IN CIVIL SERVICE'S

ACCORDING TO UNOFFICIAL SOURCES, MORE THAN 56 THOUSAND PAKISTANI RETIRED AND SERVING MILITARY OFFICERS ARE WORKING IN THE CIVIL SERVICES.



- **IJAZ AHMED SHAH**

- is a Pakistani politician, former officer of the Pakistan Army, and a former Pakistan Inter-Services Intelligence (ISI) officer.[1] He was serving as the Federal Minister for Narcotics Control, was in office since 11 December 2020.[2] Previously, he served as the Federal Minister for interior from April 2019 to 11 December 2020 and Minister of Parliamentary Affairs from March 2019 to April 2019. He was a member of the National Assembly of Pakistan from August 2018 till July 2022



- **ASIM SALEEM BAJWA**

- a retired Pakistani three-star general who served as the chairman of China-Pakistan Economic Corridor Authority from November 2019 to August 2021 and the special assistant to then Prime Minister Imran Khan on the Ministry of Information and Broadcasting from 28 April 2020 to 12 October 2020



- MAJOR GENERAL (R) AMIR AZEEM BAJWA
- MAJOR GENERAL (R) ...UR

...zeem ... tenure ... pointment as ... 2023



- **ARSHAD MAHMOOD**

- was a 3 Star retired officer in the Pakistan Air Force and the Chief Executive Officer of Pakistan International Airlines from 2019 to 2022.

- **KHAQAN MURTAZA**

- He has served on important administrative positions in Federal Government, Sindh and Gilgit-Baltistan. He has served as CEO SIDCL, MD PEPCO, Chairman EOBI, Director SPPRA and MD Utility Stores Corporation of Pakistan. He has the distinction of serving as Principal Secretary to Governor Sindh from September, 2018 to November, 2020. The Federal Government has appointed him as Director General, Pakistan Civil Aviation Authority w.e.f. 30th November, 2020.

- **LT GEN(R) MUZAMMIL HUSSAIN**
- **LT-GEN (R) SAJJAD GHANI**



1. Hussain had first been appointed to the post on Aug 24, 2016 by the then prime minister Nawaz Sharif (Wapda) chairman for a second consecutive term of five years.
2. Former Karachi corps commander Lt-Gen (r) Sajjad Ghani was a top contender for the Wapda chairman post that was vacated following the resignation of Lt. Gen (R) Muzammil Hussain.



- October 21, 2022) Lieutenant General Inam Haider Malik, HI (M) has assumed the charge as Chairman National Disaster Management Authority (NDMA)



- Chairman Naya Pakistan Housing & Development Authority (NAPHDA) Lt Gen Anwar Ali Haider (Retd),



- Lt Gen (retd) Nazir Ahmad Butt appointed new NAB chief

بولتی تصویریں

باجوہ فرانس میں ویسے ہی نہیں رہ رہا، جو بیلین بنائے ہیں، وہ خرچ بھی کرنے ہیں۔

ARMY CHIEF QAMAR BAJWA'S FAMILY BECAME BILLIONAIRE WITHIN THE LAST SIX YEARS

Total: 2,224 million (This does NOT include the residential and commercial plots and a large private residence in Rawalpindi given to General Bajwa in his position as an army general and COAS.)



Chief of Army Staff Pakistan General Qamar Javed Bajwa

Qamar Javed Bajwa, in his returns for the year 2013, had declared that his wife had three properties in her name. These properties were:

1. an eight-marla commercial plot in phase-VIII of DHA Lahore (declared value: Rs3,000,000),
2. one Kanal plot in DHA Islamabad (declared value: Rs1,500,000), and
3. an eight-marla commercial plot in phase-IV of the DHA Lahore (declared value: Rs2,500,000).



Ayesha Amjad daughter of Maj. Gen. Ijaz Amjad and wife of COAS Gen Qamar Javed Bajwa

2021:
All properties were retained. Her foreign currency account balance stood at USD 591,831 = PKR 59,846,330.
The market value of assets obtained by Ayesha Amjad during her husband's six year tenure as army chief:

1. Rs150 million – 10 Kanal Farmhouse, plot 70, street B-9A, Gulberg Greens, Islamabad
2. Rs150 million – 10 Kanal Farmhouse, plot 71, street B-9A, Gulberg Greens, Islamabad
3. Rs187 million – Oasis farmhouse DHA Karachi (advance payment)
4. Rs650 million – Commercial Plaza phase IV DHA Lahore
5. Rs389 million – 8 Marla Commercial Plaza phase VI DHA Lahore
6. Rs70 million – 4 marla commercial plot # C/E/00391, DHA phase 9 Lahore
7. Rs70 million – 4 marla commercial plot # PC/E/00132 DHA Phase 9, Lahore
8. Rs88 million – Apartment 2730 Sq ft in Sukh Chayn Islamabad
9. Rs125 million – 4047 sq ft flat in phase-V of DHA Lahore
10. Rs95 million – 500 yards plot at phase II extension DHA Islamabad
11. Rs90 million – An apartment at PAF Housing Scheme Karachi

And more than 160 million in cash, bonds, ornaments, money in bank accounts, and foreign currency.

Mahnoor's properties include 212 Kanal and 12 marlas agricultural land at Mauza Julke Lahore, alongside Ferozepur Road (current market value of Rs 340 million), four eight-marla and three four-marla commercial plots in Phase 7 Sector C of DHA Lahore (current market value: Rs 490 million), one Grand Hayat Islamabad apartment (current market value: Rs 70 million), allocations of eight one-Kanal plots in DHA Gujaranawala (current market value: Rs 72 million) and 15,000 shares in a company incorporated in 2014, La Residence (Pvt) Ltd, with declared value Rs 1.5 million.



Saad Siddique Bajwa son of army chief and husband of Mahnoor Sabir

Nasir's 2014 returns were submitted in March 2016.He had a business capital of Rs 12 million and assets of Rs 11 million in the name of his spouse and daughter.

2021
The total worth of known assets, properties, and businesses held in Pakistan and abroad runs into tens of billions. However, a careful examination of the minimum possible market value of these properties and businesses in more than Rs12.7 billion. This does not include what General Bajwa has acquired from the government, the army, the DHAs, etc for being a major general, lieutenant general, and as chief of army staff.



Nasir Hameed brother of Mithu (Sabir Hameed)



Mahnoor Sabir

The making of a young Pakistani billionaire
Sisters of Mahnoor
... ir"
... red assets ... t jumped ... st one ... 2018



Sabir Hameed Mithu, known as the property king of Lahore

In 2013, the tax paid by Sabir Hameed was less than one million. In the coming years, he became a billionaire, a powerful property business tycoon of Lahore, and started transferring assets abroad.

Foreign properties 2021:
Assets held outside Pakistan worth Rs. 1,033,970,266. This also includes bank accounts. The address of the properties in Dubai are as follows:
80.23 SQ, Property No. 3106, Plot No. 156 MTR, – BUILDING NO 2, The Dubai
Mall Residences, Dubai and 135.45 SQ, Property No. 2302, Plot No. 156, MTR, – Building No 2, The Dubai, Mall Residences, Dubai.

HTTPS://FACTFOCUS.COM › POLITICS

بولتی تصویریں

بولتی تصویریں



جس کا حق آپ مار رہے ہو، وہ بندوق
اٹھائے بغیر کیسے رہ سکتا ہے؟

رواں سال (2023ء) ماہ جون (ذوالقعدہ-ذوالحجہ) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل ۶۴ حملے کیے، جن میں ۱۵۶ فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ اور مجاہدین نے سات عدد مختلف قسم کا اسلحہ بھی حاصل کیا۔ کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں پاکستانی فوج کی خزانی نامی چیک پوسٹ پر حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا گیا۔

یکم جون/۲۰۲۳ء

ولایت مردان، ضلع مردان کی تحصیل تختبائی کے علاقے چراہ گاہ میں فورسز نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جوابی فائرنگ میں تین اہلکار زخمی ہوئے۔

یکم جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں ایک فوجی پوسٹ کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملے کا نشانہ بنایا گیا جس میں مالی وجانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل لدھا میں درہ کلے کے مقام پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات حملہ کیا، جس میں چھ اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں میشتہ کیمپ بوسپہ پر تعینات ایک ایف سی اہلکار کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملے کا نشانہ بنادیا۔

۳/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل جانی خیل کے علاقے مالی خیل میں واقع فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں فوج کو جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا۔

۳/جون/۲۰۲۳ء

اسی حملے سے واپسی پر مجاہدین نے ایک مرتبہ پھر فوج کا سامنا کیا، مجاہدین کے جوابی حملے میں فوج جانی ومالی نقصان پہنچایا۔

۳/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی سیدگی میں تحریک طالبان پاکستان اور حافظ گل بہادر گروپ کے مجاہدین نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے دو فوجی اہلکاروں کو اسنائپر کے ذریعے نشانہ بنایا جو موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔

۴/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں بنوں روڈ ہنی مون ہوٹل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج پر اس وقت گھات لگا کر حملہ کیا جب وہ معمول کے گشت پر تھے۔ حملے میں چار فوج ہلاک جبکہ کئی زخمی ہوئے۔

۴/جون/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی ولسوالی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے تری منگل سپینہ شگہ کی سورنگ چوکی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت مالاکنڈ، ضلع دیر بالا کی تحصیل براول کے علاقے دری سر چڑہ پوسٹ کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس میں دو اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے دواتوئی میں فوجی اہلکاروں پر سنائپر حملہ کیا گیا، جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور تین زخمی اور ایک جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت کوہاٹ، کوہاٹ شہر کے جنگل خیل تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے دستی بم سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا امکان ہے۔

۶/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے لونی میں تحریک طالبان پاکستان کے شیر صفت مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات حملہ کیا۔ قافلے میں تین فوجی گاڑیاں اور ایک ٹینک کو نشانہ بنایا گیا۔ گاڑیوں میں سوار تمام اہلکار ہلاک و زخمی اور ایک ڈرون کیمرہ تباہ ہوا۔

۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے سربند میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اچینی چیک پوسٹ پر راکٹ لانچر اور گرینیڈ ز سے حملہ کیا، جس میں پولیس کے جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع نوشہرہ کے علاقے نظام پور میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سی ٹی ڈی کی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں سی ٹی ڈی کے ۱۶ اہلکار ہلاک ہوئے اور مجاہدین نے ۴ کلاشنکوف اور ۳ پستول بھی حاصل کیے۔

۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، بڈھ بیر کے علاقے متنی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ پڑا۔ مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی اہلکاروں کو زخمی کردیا۔

۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی، ٹکواڑہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا، جس میں ڈی ایس پی سمیت کئی پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے جنڈہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اور ناپاک فوج کے مابین جھڑپ ہوئی۔ دوبدو لڑائی میں فوج کے تین اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت مالاکنڈ، ضلع سوات، مینگورہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سبزی منڈی کے قریب ڈیوٹی پر مامور ۲ پولیس اہلکاروں کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔

۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، تحصیل جمرود میں واقع سخی پل ناصر باغ کے قریب

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۹/جون/۲۰۲۳ء

جمعرات کے روز صوبہ بلوچستان کے ضلع ڈیرہ مراد جمالی کے دوست ہوٹل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گرنیڈ کے ذریعے پولیس پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کم از کم دو پولیس اہلکار زخمی ہوگئے۔

۹/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، تحصیل باڑہ کے علاقے کوہی کالج میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے خفیہ ایجنسی ایم آئی کے اہلکار صدیق ولد نعمت کو ٹھکانے لگادیا۔

۹/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات حملے میں ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور دیگر کو زخمی کیا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی، خانقاہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کیا جس میں کانسٹیبل عمر ولی ہلاک ہوگیا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں تحریک طالبان پاکستان کے سنائپر شوٹر مجاہدین نے فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حوخیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سنائپر کے ذریعے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں حوالداری ایف سی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن اور راکٹ لانچر کے ذریعے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایف سی کے ۱۴ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

اسی رات مجاہدین نے مدد کیلئے آنے والے فوجی قافلے پر گھات لگاکر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایف سی اور آرمی کے پانچ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے کوٹی زیارت میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی چیک پوسٹ پر لیزر گن سے حملہ کیا، جس میں ایک ایف سی اہلکار ہلاک ہوا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میں موترئی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۱۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت مردان، مردان سٹی تھانہ ساڑوشاہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کی جس میں ایک اہلکار عمران

شدید زخمی ہو گیا۔

۱۱/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، اپر دیر کی تحصیل براول، نصرت درہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک خالی فوجی پوسٹ کے اندر بم نصب کیا تھا۔ فوجیوں کے پوسٹ میں داخل ہوتے ہی مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیے جس میں کم از کم ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۱/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں واقع مدی جان کیمپ پر بیلسٹک میزائل داغا جو عین کیمپ کے وسط میں لگا۔

۱۲/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے کانیگرام شور روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں پر گھات حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۳/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے سرادر گہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر لیزر گن اور راکٹوں سے حملہ کیا، جس میں مالی اور جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔ کاروائی میں ایک سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۴/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ میں ملک کلی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۱۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے زیڑ سر میں فوجی مورچے کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملے کا نشانہ بنایا، جس میں تقریباً چھ فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۶/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی ولسوالی (تحصیل) پنڈیالی کے گاؤں حاجی کور میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے حصار توڑا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب رہے۔ دشمن کو جانی نقصان پہنچنے کے قوی امکانات ہیں۔

۱۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لواڑہ میں لکڑی مورچہ پر اسنائپر حملہ کر کے ناپاک فوج کے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا گیا۔

۱۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے ایک جاسوسی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنا دیا۔

۱۶/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں لیٹہ مورچہ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں متعدد سیکیورٹی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۱۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شکتوئی مدی خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور تین زخمی اور گاڑی تباہ ہوئی۔

۱۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے چک سرویک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر ناپاک فوج نے چھاپہ مارا، مجاہدین کی جوابی کارروائی میں ایک فوجی ہلاک ہوا، جبکہ مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب رہے۔

۱۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، ضلع پشاور کے علاقے پیربالامیں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اسٹیشن پر خود ساختہ بم اور لیزر گن سے حملہ کیا جس میں متعدد پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۱۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمبر خیل سرکی میں واقع قیمت نامی پولیس چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں چار پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۱۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کے وادی تیراہ کے علاقے دربیخیل میں ایک فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملہ کرکے ایک اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۱۸/جون/۲۰۲۳ء

مذکورہ بم دھماکے کے بعد امداد کیلئے آنے والے فوجی گاڑی کو مائن اور گھات حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۱۹/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع درس نامی فوجی کیمپ پر لیزر گن سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی موقع پر ہلاک ہوا اور دیگر زخمی ہوئے۔

۱۹/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خیسور دینور میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۰/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے ابا خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر بم بلاسٹ کیا، جس میں تین ایف سی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۱/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، دیر پائین کی تحصیل لعل قلعہ میدان کے علاقے کلال ڈیرئی میں فوجی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۲/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے لغڑئی میں لغڑئی سکاوٹ کیمپ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تحریک طالبان پاکستان کے انجینئرز کا تیار کردہ الفاروق میزائل فائر کیا جو کیمپ کے عین وسط میں لگا، جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۳/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، لوئر دیر کی تحصیل تیمر گرہ کے علاقے چنار ڈکے ٹاور سر میں فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے شیر صفت مجاہدین نے تھرمل گن سے حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ٹھکانے لگادیا۔ اس کے بعد جی ایل کے گولے بھی داغے گئے۔

۲۳/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، وادی تیراہ کے علاقے دوا توئی میردرہ میں فوجی قافلے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگاکر حملہ کیا، جس میں چار فوجی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے۔

۲۴/جون/۲۰۲۳ء

ولایت بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے ہندو خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر راکٹ اور لیزر گن سے حملہ کیا جس میں مالی و جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۴/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ملاکنڈ، ضلع شانگلہ کے علاقے مارتونگ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے امیر مقام کے قافلے پر بم دھماکہ کرنے کی کوشش کی، تکنیکی خرابی کی وجہ سے بم بلاسٹ نہ ہو سکا تاہم گھات لگائے مجاہدین نے پولیس کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ کیا، جس میں پولیس کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

۲۵/جون/۲۰۲۳ء

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں واقع فوجی کیمپ پر تعارضی حملہ ہوا، جس میں ایف سی کے ۱۳ اور فوج کے ۱۵ اہلکار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔ ایک فوجی گاڑی اور موٹر سائیکل بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۶/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے بازار میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے بدنام زمانہ سی ٹی ڈی اہلکار سمین ولد غفار کو ٹارگٹڈ حملے میں ٹھکانے لگادیا۔ سمین مجاہدین کی جاسوسی میں ملوث تھا۔

۲۶/جون/۲۰۲۳ء

آج صبح تقریباً دس بجے ولایت بنوں کی ولسوالی (تحصیل) میر علی کے علاقے حسو خیل گلشن اڈہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ناپاک فوج پر گھات حملہ کیا، جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے

۲۷/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع کوہی چوک ایف سی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن اور گرنیڈز سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایف سی کے دو اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے قمبر خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کا ناپاک فوج کے ساتھ آمنا سامنا ہوا، دست بدست لڑائی میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۸/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے لنڈاور میں ایف سی کی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۹/جون/۲۰۲۳ء

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سپین قبر سپاہ پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں ایک ایف سی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے۔ ایک سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

رواں سال 2023ء ماہ جون (ذوالقعدہ-ذوالحجہ)

میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

نوعیت عملیات

- تعارضی حملے 06
- گوریلا حملے 09
- سنائپر/لیزر حملے 18
- گرنیڈ/بم دھماکے 06
- جوابی حملے 06
- میزائل حملے 02
- ٹارگٹڈ حملے 04
- گھات حملے 12

جائے عملیات

ولایت ڈی آئی خان	15
جنوبی وزیرستان	12
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	02
ضلع ٹانک	01
ولایت بنوں	24
شمالی وزیرستان	11
ضلع بنوں	02
ولایت پشاور	23
خیبر ایجنسی	16
ضلع پشاور	03
مہمند ایجنسی	03
ضلع نوشہرہ	01
ولایت ملاکنڈ	05
لوئر دیر	03
اپر دیر	02
ضلع سوات	01
شانگلہ	01
ولایت کوہاٹ	02
کرم ایجنسی	01
ضلع کوہاٹ	01
ولایت مردان	02
ضلع مردان	02
صوبہ بلوچستان	01
ڈیرہ مراد جمالی	01

نقصان اٹھانے والے ادارے

- خفیہ 01
- پولیس 26
- ایف سی 34
- فوج 95

156 جانی نقصان

- 73
- 83

مجاہدین کو حاصل شدہ اسلحہ

- عدد پستول 03
- عدد کلاشنکوف 04

تخریب

- عدد موٹر سائیکل 01
- عدد پولیس موبائل 00
- عدد فوجی گاڑیاں 05
- عدد جاسوسی کیمرے 07

UMAR MEDIA

عید اضحیٰ مبارک

عیدِ قرباں ہر سال ہمیں مالی و بدنی عبادت کا درس دیتی ہے

سنت ابراہیمی جو کہ شجاعت، استقامت، اطاعت و انابت سمیت کئی للہیت والے امور پر مبنی ہے، ہمیں یہی بتاتی ہے کہ ہماری تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ اگر ہم ملت ابراہیمی کے دعویدار ہیں تو ہمیں اسے ثابت بھی کرنا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلے ہمیں اپنے گھر، گاؤں اور شہر سے دعوت شروع کرنی ہوگی۔ ہمیں اپنے مال، جان اور حتی کہ اولاد کی قربانی سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم ملت ابراہیمی کے پیرو کار ہیں اگرچہ ہمیں آگ کا ایندھن بنا دیا جائے۔

علامہ اقبال لکھتے ہیں:

ذوق حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ
ورنہ خاکستر ہے تیری زندگی کا پیرہن

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر
اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد